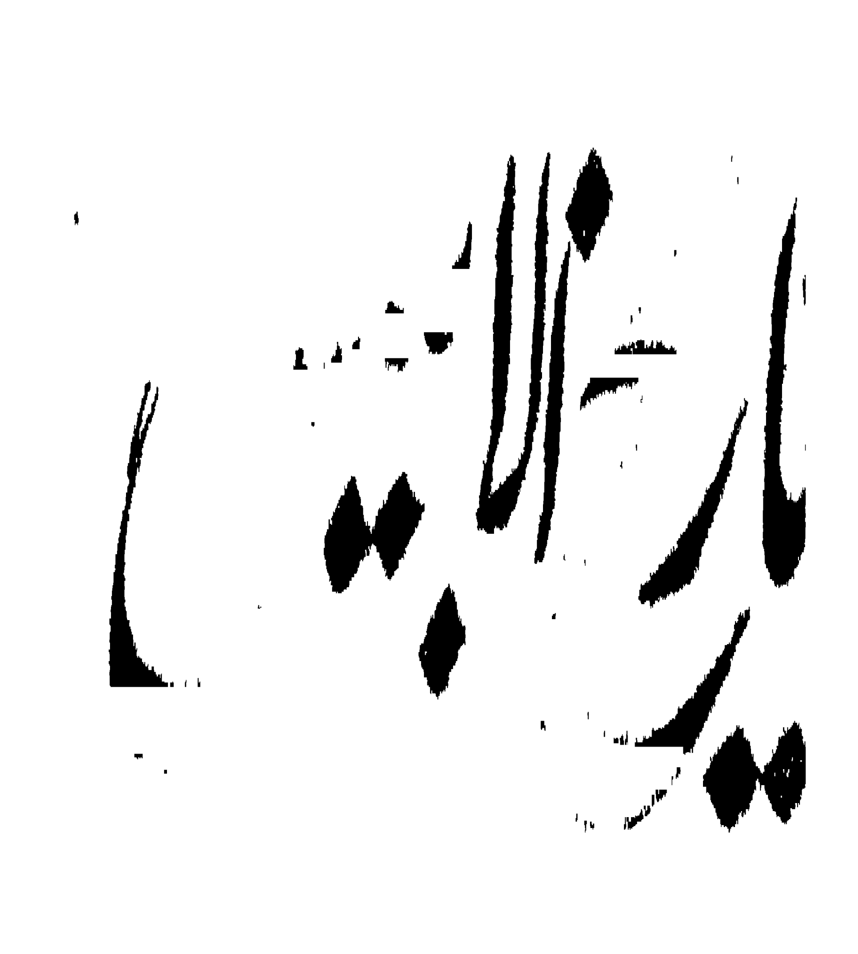



ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خاصی ٹولہ نمبر ۸۵
تاریخ الانبیاء
۱۹۲۵
باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفراللہ الواہب
عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں
المشتہر ٹولہ نمبر ۸۵

مل گیے پردۂ وحدت مین وہ طالب مطلوب
محو دیدار الٰہی ہوا وہ سید پاک
کائنات اپنی جو کی پیش نظر سامنے لا
باتون باتون مین محبت کے یہ بار از دنیا
اسطرف ضد تھی اُدھر دست عطا تھا پھیلا
حق نے اسکی کسی خواہش سے نہ منھ کو موڑا
دنگ قدسی ہوے وہ لاڈ جو دیکھے سب نے
وہ نبی آیا جو اک پل مین کل افلاک سے گھوم
وہ نبی جسکے فضائل مین کہے رب عُلا
دین کو جسکے کہے اکملت جناب باری
وہ نبی جسکو دیے تام خدا نے اپنے
وہ نبی جس نے لقب پایا ہے محبوب خدا
وہ نبی کی جسے خالق نے عطا فتح مبین
وہ نبی امت عاصی کا جو ہے پشت پناہ
وہ نبی جو کہ ہوا زادِ رضا کا مالک
وہ نبی پیش خدا جسکو ہوا اتنا رسوخ
اسکے مقدم کے بشر ہین رسولان جلیل
کیا حساب اسکے فضائل کا وہ ہے اللہ غنی
اسکی اولاد کے مرقوم فضائل ہین صریح

سنگ و آہن کے ہوئے جسطرح سے جاذب مجذوب
میزبان نے کیا مہمان سے لکھون کیا جو پاک
محو دیدار رہے آپ نے دیکھا نہ ذرا
کرلیا اپنے کو امت کی شفاعت کا مجاز
تھا لحاظ اس کا نہ محبوب کا دل ہو میلا
لے لیا وعدۂ بخشش کو تو ہٹ کو چھوڑا
روٹھے محبوب کو ہنس ہنس کے منایا رب نے
وہ نبی جسکی پڑی اہل سموات مین دھوم
اپنی خواہش سے کرے نطق نہ بے وحی خدا
ختم جس پر ہرے کونین کی نعمت ساری
اسلیے پیارے لگے ساری خدائی جسکے
وہ نبی جس نے کہ باطل سے کیا حق کو جدا
نصرت غیب سے جسکا کہ مؤید ہوا دین
وہ نبی جسکی نبوت پہ خدا خود ہے گواہ
اپنے گھر کا کیا اللہ نے جس کو مالک
کی تمام اگلے رسولون کی شریعت منسوخ
شاہد اس قول کے توریت و زبور و انجیل
امتی اسکے بنین چاہین یہ موسیٰ سے نبی
مقتدی ہی مہدی موعود سے ہوونگے مسیح

[illegible]

اور کسکو یہ ہوا رتبہ عالی حاصل — خضر و الیاس ہین امت مین اسی کو داخل

وہ نبی جس کا کہین بڑھ گیا سب سے پایہ — ایک نبی نے بھی تو اس کا نہین پایا سایہ

مجمع خیل رسل مین جو بروز نفسی — امتی کہکے پکارے گا وہ میرا ہے نبی

مین فدا اور مرے مان باپ بھی ہون اپنے فدا — اسکو پہچان کے دن دو رہے محشر مین صدا

ق

اے مرے رحمت عالم ترے اوپر قربان — مین رہا جاتا ہون میرا نہین کوئی پرسان

بار عصیان سے اٹھا مین نہین سکتا ہون قدم — آپ کس پر مجھے ہین چھوڑتے یا شاہ امم

آپ شافع ہین گنہگار مین اور رب ہے غفور — بے لیے سب کو چلے جاینگے جنت مین حضور

چشم رحمت سے مجھے مڑکے جو دیکھین مضطر — ہو ملائک سے یہ ارشاد کہ گو ہے بدتر

اس گنہگار کو بھی ساتھ مین لیتے آؤ — جاؤ فرمان شفاعت اسے دیتے آؤ

دے کے فرمان وہ کہین ابتو نہ فریاد کرو — حکم خالق ہو یہ صادر اسے آزاد کرو

اپنے محبوب کی ہے مجکو شفاعت منظور — عفو اسکے کیے سب گنہ و جرم و قصور

منقبت صحابۂ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین

چار اطراف جہان مین ہے صحابہؓ کی دھوم — جنکو ارشاد کیا سید عالم نے نجومؓ

اول ان مین ہین ابوبکرؓ معلے القاب — ثانی اثنین ہی قرآن مین لکھا جنکا خطاب

لفظ صاحب بھی کہا شان مین انکی رب نے — پیروی انکی صحابہؓ سے کیا ہے سب نے

دوسرے حضرت فاروقؓ قوی الاسلام — زلزلہ پڑگیا تلوار کا جن کی تا شام

اپنے اغوا سے تھا جس عہد مین ابلیس کو یاس — دور عادل تھا وہی جسمین کہ تھا اسکو ہراس

تیسرے حضرت عثمانؓ ہین لقب ذی النورین — صاحب حلم و حیا خویش رسول الثقلین

جمع ایسا کیا قرآن ہوے مومن محفوظ — دی وہ ترتیب کہ ہے جیسی بہ لوح محفوظ

چارمی حیدر کرار علےؓ اعلے — جنکا غزوات مین حق نے کیا تیر بالا

[illegible] ۱۲ — ثانی اثنین ۱۲ — اذ ہما فی الغار ۱۲ — اذ یقول لصاحبہ — لا تحزن ان اللہ معنا ۱۲ — اصحابی کالنجوم ۱۲ — حدیث شریف ابن ماجہ ۱۲

بخت بیدار ہوے شب کو جو سوتے سوتے — کھل گئی آنکھ مری صبح کے ہوتے ہوتے
عالم نور تھا اور جلوۂ قدرت تھا عیان — حالت وجد تھی جسکا نہین ممکن ہی بیان
عمر رفتہ پہ تاسف تھا جو گذری بیکار — جوش رقت سے بندھا اشکونکا آنکھوںسے تار
دل مین کہتا تھا عبث عمر یہ مینے کھوئی — یادتک اپنی زمانہ مین نہ چھوڑی کوئی
سر بزانو تھا اسی سوچ مین بیٹھا سنسان — حق سے داعی تھا کہ تو کر مری مشکل آسان
مرغ خامہ بھی سحر خیز تھا اور زمزمہ سنج — یون مخاطب ہوا کہا مجھسے بہ ہمدردی رنج
کیا ترا حال ہی کس فکر مین بیٹھا ہی خموش — حمد حق نعت نبی لکھ چکا کیون غم کا ہی جوش
ہوتی توفیق خداداد نہ گر شامل حال — تجھکو آتا نہ کبھی کسب سعادت کا خیال
ہے جگہ شکر کی یا رنج والم کا ہے مقام — پاچکے تیرے مقاصد تو بخوبی انجام
اور لکھنا ہے سوا اس کے اگر کچھ منظور — مین تو منشی ہی مین تیری ہون نہین ہون مجبور
سب نہ بر آوینگے جبتک ترے دل کے ارمان — کام مین تیرے مدد کونگا کبھی اپنی زبان
دفتر لوح قضا و قدر رب قدیر — ایک مدت ہوئی مین کرچکا سارا تحریر
اب جو تو کہہ اُسے اک لمحۂ واحد مین لکھون — ہووے دریاے مضامین بھی تو کوزہ مین بھرون
سنکے بولا مین بجا ہے یہ تری لاف زنی — صادق الوعد ہی تو قول کا اپنے ہی دھنی
لکھ اب اک قصۂ ابلیس سراپا تلبیس — باروایات صحیح اور مضامین نفیس
سنتے ہی بس یہ سخن مستعد کار ہوا — بیچ دھارے مین جو بیڑا تھا مرا پار ہوا

عرض مدعا

بارخدایا تو عالم و دانا ہے کہ یہ مسکین بیچارہ مطیع نفس سرکش و امارہ پامال حوادث و آفات شیطانی دست برد یغمائی ہوا جس نفسانی اول الانام بدنام کنندۂ نام آباے کرام دانش آموز دبستان سخن تلہ رباے خوان نعمت ارباب فن سرفراز براے نام سرنگون عصیان سرانجام دولت فضل وہنر سے تہیدست شامت اعمال سے گرانبار دست ہی تیری رحمت کے بھروسے پر قلم اٹھاتا ہون بجز تیری تائید کے اور کوئی قوت دست و قلم مین نہین پاتا ہون اگرچہ اعضا و جوارح سب سالم ہین مگر دل و دماغ نفس امارہ کے زیر تسلط ہین حب جاہ و مناصب

طمع وہوس فتوح ہی اندیشۂ امور اخروی مگر ہر دم سوہان روح ہی اول خطرۂ مرگ کہ بکفر ہون یا بہ مسلمانی دوم ہیبت قبر کہ اندھیری ہو یا نورانی سوم خوف نکیرین کہ انکو جواب باصواب دون یا بہ نسیانی چہارم ہول قیامت کہ اس روز بروے سیاہ اٹھون یا بہ نورانی پنجم دغدغۂ حساب کہ مختصر ہو یا طولانی اور بدشواری ختم ہو یا بہ آسانی ششم خوف ورجاے میزان کہ پلۂ حسن عمل سبکی کرے یا گرانی ہفتم مہابت نامۂ عمل کہ اطاعت مرقوم ہوی یا نافرمانی ہشتم کشمکش دوراہہ پل صراط کہ بسمت دوزخ ہانکا جاؤن یا براہ جنانی نہم خجالت روز عرض اکبر کہ جمہور انام کے روبرو سرخروئی حاصل ہو یا پشیمانی

رباعی

ای آنکہ نداریم بجز لو دگرے	درحال خراب بندگان کن نظرے
نی روزہ بروزہ ایم و نی شب بنماز	بخشاے گناہ ما بآہ سحرے

دیگر

ای آنکہ بجز تو نیست فریادرسے	غیر از کرمت نداده کس داد کسے
کار من مستمند دلریش برآر	کان بر تو بہ ہیچ آید و بر ما بہ بسے

دیگر

در دل ہمہ آرزوے مشکل دارم	در جان ہمہ درد و رنج حاصل دارم
دلہاے ہمہ جہانیان خون گردد	گر شرح دہم من انچہ در دل دارم

واللہ المستعان والیہ المرجع والمآب

بیان اسکا کہ اول مخلوق جنہ کی ہی اور اسی قوم مین ابلیس لعین بھی ہے

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
کچھ نہ تنہا انہین اپنے سے کیے اسنے بہت	اس کے پیرو پہ مقلد پہ معین پر لعنت

مستحفظان وقایع ایام و مستخبران شہور و اعوام باظہار ضمائر خورشید نظائر ارباب بصائر یون رقم طراز ہین کہ اول مخلوقات عالم تکوین و ایجاد مین طائفۂ جنہ و دیوان و شیاطین کا ہے اور پیدا کیا ان کو حق تعالے نے عنصر واحد یعنے جوہر لطیف نار مجرد سے کما قال اللہ تعالے وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ اور پیدا کیا ہمنے جنون کو نار سموم سے۔ نار سموم کی ماہیت

یون لکھی ہے کہ کل مادہ ہائے ناریہ سے نار سموم کو صانع حقیقی نے عظیم الحرارۃ وقوی الاحراق
وشدید الالتہاب خلق کیا ہے اور اُسی سے خلقت جنۃ و دیوان وشیاطین کی بنائی ہے
اور لفظ جن مشتق ہے جنون سے جسکے معنی پوشیدہ ہونے کے ہین چونکہ جن بھی محسوس
نظر نہین ہوتے لہذا یہ قوم اس لقب سے نامزد کی گئی۔

دفع دخل

مخفی نہ رہے کہ یہ قول اول مخلوق جنۃ کی ہے خلاف پڑتا ہے اس حدیث پاک کے جسکو
ملا محمد معین کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی
عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے پوچھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول
اللہ وہ چیز کہ جسکو خداوند عالم نے سب سے پیشتر پیدا کیا کون ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول وہ چیز
کہ پیدا کیا اسکو اللہ نے نور میرا ہے اور بروایت ابو موسی مدنی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ نور محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو لاکھ برس قبل کل موجودات کے کتمان عدم سے ساحت تکوین مین
جلوہ فرما ہوا اس حدیث پاک سے ثابت ہے کہ اول مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
اور اس حدیث پاک کی صحت کو تسلیم و واقعیت کو مدلول کرتے ہین اور سوا احادیث جن کی صراحت
... مین کی گئی ہے مخالف اسکے پڑتی ہین وہ یہ ہین اول ما خلق اللہ الروح۔ اول ما خلق
اللہ العقل ... اول ما خلق اللہ اللوح۔ اول ما خلق اللہ القلم یعنی اول وہ
چیز کہ پیدا کیا خدا نے روح ہے اور پھر فرمایا عقل کو اور پھر ارشاد کیا لوح کو اور پھر بیان
فرمایا قلم کو پس اگرچہ پہلی حدیث یعنی اول ما خلق اللہ نوری سے اولیت نور کی تسلیم
کیجاوے تو اولیت روح و عقل و لوح و قلم کی غیر ممکن ہوگی کیونکہ جب ایک جزو کی اولیت
ان سب اشیا سے مان لیا ہے باقیماندہ چیزوں کی اولیت کی نفی ضروری و لازمی ہوگی اسواسطے
کہ اولیت خلقت مین ایک ہی جزو کی ہوسکتی ہے نہ کہ متعدد اجزا کی بلکہ یہ محال ہے پس علمائے
مفسرین و محدثین رحمہم اللہ نے اس مسئلہ میں یہ تاویل فرمائی ہے کہ باتفاق اقوال متقدمین

اضافی ہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کل کائنات کو [illegible] جو
اوّل المخلوق سے بنایا ہے اسطرح پر کہ سب روحون سے اول روح پاک حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ
والثنا پیدا کی اور کل مجردات مین اول عقل کو اور کل اجسام مین اول لوح و قلم کو خلق کیا اور
یہی تاویل حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین اور نیز صاحب معارج نے
تحریر فرمائی ہے پس اس نور کامل السرور کے صانع مطلق نے دو حصے کیے حصہ اوّل
جو روشن و صاف تر و کثیر الضیا و عدیم المثل تھا موسوم بہ نور ہوا اور اس سے اشیاے شریفہ
و علویہ یعنی کواکب و اطباق سمٰوات و ملائک و ارواح انبیا و اصفیا علیہم السلام پیدا کیے گئین
اور حصہ دوم کے جو صفات نوریہ سے ادنیٰ مرتبت پر تھا دو جز کیے گئے جزو اول نامزد بہ
عین نار ہوا اور اس سے جنہ خلق کیے گئے اور جزو دوم جو ظلمت دخانیہ تھا اس سے دیو و
شیاطین و دیگر ارواح خبیثہ و اجناس سفلیہ وجود مین آئین - ملائکہ جو کہ جوہر اعلیٰ حصہ
اولیہ نور محض سے خلق کیے گئے تھے مائل بطاعت رب العزت ہوے اور اوج پذیر ملکوت ہوکر ارتکاب معاصی سے منزہ
معصوم کیے گئے اور دیو و شیاطین کہ وہ جوہر نوری یعنی ظلمت دخانی سے خلق کیے گئے تھے منہمک کفر و جحود ہوکر حضیض مین
ڈالے گئے اور نور ایمان سے بے بہرہ ہے اور جنہ کہ عین نار سے مخلوق تھے اور وہ نار اوپر نور و ظلمت
دونون چیزون کے شامل تھی لہذا بعضے انمین نور ایمان سے مشرف ہو کر بطاعت و عرفان صلحا
و اتقیا ہوے اور بعضے کفر و ضلالت مین مبتلا ہو کر ہمنفس دیوان و شیاطین ارذل قوم اپنی کے بنے

ذکر خلقت بنی جان و عزازیل ملعون

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب معارج النبوۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہین کہ قوم جنہ سے اوّل جو
شخص بحکم خالق کائنات پیدا کیا گیا اسکا نام سوما تھا اور لقب اسکا جان تھا اور کنیت اسکی
ابو الجن و بروایت ابو موسیٰ اصفہانی نام اسکا طارہ نوس تھا اور صاحب روضۃ الصفا
و عجائب القصص و مدارج النبوۃ بھی اس روایت سے متفق ہین پس جسطرح انسان کا سلسلہ
توالد و تناسل حضرت ابو البشر آدم صفی علیہ السلام سے چلا ویسا ہی جنہ و دیوان و شیاطین کا
سلسلہ خلقت صلب طارہ نوس سے جاری ہوا اور جو طریقہ توالد و اولاد کا صلب پدر و رحم مادر سے

انسان مین حق جل وعلا نے معین رکھا ہے وہی صورت جنہ کیواسطے ہے کہ ان مین بھی زن ومرد و خواہش نفسانی موجود ہین اور طارہ نوس کا نام کتب لغت مین مارج بھی لکھا ہے۔

دفع دخل

اگر کوئی شخص شبہہ لاوے کہ خلقت جنہ عین نار سے ہے اور پیدایش دیوان وشیاطین کی ظلمت دخانی نار سے کی گئی پس ان دونون قسم کی قومون کا توالد وتناسل ایک ہی شخص سے ہونا بعید از قیاس ہے مخلوق عین نار یعنے جنہ ومخلوق ظلمت دخانیہ یعنی دیوان وشیاطین کا مورث علحدہ علحدہ ہونا چاہیے تھا

جواب یہ ہے

کہ جسطرح عین نار ودخان کا اصل مادہ وجنس ایک ہی البتہ صفت مین فرق ہی ویسے ہی جنہ ودیوان وشیاطین ایک ہی نوع سے ہین صرف صنفی فرق ہے اسکے واسطے خلقت جداگانہ کی ضرورت نہین ہے جب تک کہ نوعیت مغائر نہو جنس کے معنی لغت مین یہ ہین کہ جسمین چند قسمون کی چیزین ایک ہی مادہ کی شامل ہون اور بہ اصطلاح منطقیان جنس اسکو کہتے ہین جسکے تحت مین چند نوع انواع اشیا سے داخل ہون اور نوع اسکو کہتے ہین کہ اسکے تحت مین افراد متعددہ شامل ہون اور وہ متفق الحقیقۃ ہون اور صنف اسکو کہتے ہین جسکے تحت مین افراد مقید ہون مثال اسکی یہ ہی کہ حیوان ایک جنس ہی جسمین بہت انواع شامل ہین اور ایک نوع اس کی انسان بھی ہے جسکو حیوان ناطق کہتے ہین اور وہ بنی نوع انسان بولا جاتا ہے نہ کہ بنی جنس انسان یا بنی صنف انسان پس نوع انسان مین بہت اصناف ہین جو اکل فردمین افراد الانسان کے شامل ہین جیسے کہ ایک نوع انسان مین مختلف امزجہ کے لوگ ہوتے ہین مثلاً ایک شخص حلیم الطبع اور ایک شخص مغلوب الغیظ ایک مجہول الکیفیۃ ایک تیز مزاج ایک لاغر ایک فربہ ایک کمزور ایک قوی وغیرہم اور اس کی تصدیق وزیادہ صراحت اصول طبی سے اگر غور کیا جاے اور تفرقہ کیفیت ومخالفت مزاج ہر فرد بنی نوع انسان کے ہو سکتی ہی کہ کل انسان نوعیت مین ایک ہین مگر مزاج ہر ایک کے مختلف ہین جو کہ صنفی فرق سمجھا جاتا یعنی چار ارکان سے جن کو اربع

عناصر بھی کہتے ہین کل اجسام انسان نے ترکیب پائی ہے اور ان ہی چار ارکان سے جو فی نفسہ اجسام بسیط غیر مرکب اور اجزاے اولیہ بدن انسان کے چار اخلاط پیدا کیے گیے اور ان سے مزاج انسان بنایا گیا جو بہ تفاوت کیفیات ہر فرد کا علحدہ علحدہ با وصف تواحد نوعیت کے واقع ہوا ہی اور بسبب اختلافی اسکا افراط و تفریط ان ہی اخلاط اربعہ کا ہی جسمین ہر فرد انسان مغائر ایک دوسرے کا ہی لیکن اس صنفی اختلاف امزجۂ افراد بشر سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر صنف بنی نوع کیواسطے ایک ابوالبشر جداگانہ خلیفۂ ارض کیا جاتا اور اس سے سلسلہ توالد و تناسل ہر صنف کا علحدہ علحدہ جاری ہوتا پس یہی کیفیت بعینہ خلقت و ترکیب بنی جان کی ہی اور نیز دیوان و شیاطین کی جو ایک مورث سے وجود مین آئے اور اول مخلوق کیے جاتے ہین۔ وجہ دوم یہ کہ جنہ بمقابلہ دیوان و شیاطین جنس عالی سے ہین اگرچہ منطقیہ اصطلاح مین جنس عالی اسکو کہتے ہین جو اپنے امثال کے جمیع اجناس کے فوق ہو مثلاً جوہر فوق جسم مطلق کے ہی اور جسم مطلق فوق جسم نامی کے ہی اور جسم نامی فوق حیوان کے ہی اور حیوان فوق انسان کے ہی اسیوجہ سے انسان کو نوع سافل کہتے ہین مگر جنہ کہ لغتہً بمقابلہ دیوان و شیاطین بلحاظ خلقت عین نار کے جنس عالی سے ہین لہذا مخلوق ظلمت و دخانی دیوان و شیاطین پر فائق ہین لیکن مغایر النوع نہین ہین جسکے واسطے جداگانہ مورث سے خلقت لازم آوے۔

رجوع بہ قصہ

طارہ نوس کی اولاد کثیر لاتعد و لاتحصے جب کل بسیط مسبع مین ہمچو مور و ملخ عالمگیر ہوگئی تب خداوند عالم نے ایک شریعت سے انکو مکلف کیا چنانچہ خود طارہ نوس اور اسکی کل اعقاب و احفاد نے بمتابعت شرعی تا مدت ایک دورہ ثوابت کہ نزدیک حکماے اولین کے چھتیس ہزار سال کا ہوتا ہے بفراغ خاطر و عیش و اطمینان بساط زمین پر بسر کی بعد انقراض اس مدت کے اس قوم نے بمقتضاے جبلت ناری کہ مظہر تجلیات قہری ہی آغاز تمرد و عصیان کرکے راہ بغاوت و استکبار اختیار کی جبار منتقم نے بعد ختم حجت جمیع ان مستکبران و منحرفان راہ راست کو عذاب الیم و عقوبت ہاے سخت و مختلفہ مین مبتلا کرکے معدودے چند انفسے بالقیا داو امر درگاہ عزت و جلالت

قوم شیاطین جنہ سے ہی جو ظلمت دخانی نار سے مخلوق کیے گئے ہین اسکے باپ کا نام خبیث ہی بصورت ایک شیر کے اور اسکی مادر کا نام نبلیث ہی بشکل گرگ ان دو موذیون سے یہ فرزند ناہموار موذی خلائق وجود مین آیا جسمین مان اور باپ دونون کا اثر موجود ہے انسان ضعیف البنیان کے شکار کرنے مین تو شیر ہے جسکا مارا بچتا ہی نہین اور مکاری و مغالطہ ہی مین گرگ ہے جسطرح سے وہ موذی اپنے کو شکار کے وقت چھپاتا ہے اور دھوکا دیکر لے بھاگتا ہے وہی خلاصہ اسکا یہ ہے یہ بد سرشت طفلی ہی مین ایسا خود بین و مغرور تھا کہ آداب و حقوق والدین کا لحاظ اسنے کبھی نہین رکھا پس بواسطۂ نافرمانی و اتلاف حق پدری یہ ملعون اپنے باپ کی لعن و نفرین مین گرفتار تھا اسکا قومی نام عزازیل ہے اور کنیت اسکی بومرہ ہے اور بعد راندۂ درگاہ ہونے کے جو نام اسکے ہوے وہ کتب مبسوطہ سے مؤلف نے حسب صراحت ذیل منتخب کیے ہین اور ایک نقشہ بہ ترتیب حروف تہجی[1] ذیل مین لکھدیا ہے جسمین کل اسماے لعنت افزاے اس ملعون کے مجموعی لکھدیے اور شرح ان کی معنون و وجہ تسمیہ کی نقشہ کے نیچے اسم وار کتب لغت و تفاسیر سے جانچ کے لکھا ہے

نقشہ اسمای نکابت[2] انتمای عزازیل ملعون

حروف ابجد	نام				کیفیت
ا	ابلیس	اہرمن	اہرم	۰	۰
ب	بومرہ	۰	۰	۰	کنیت ابلیس لعین کی ہے
خ	خبیث	خناس	خلیب اہل النار	۰	۰
ش	شیطان	شیخ نجدی	۰	۰	۰
ع	عزازیل	۰	۰	۰	یہ نام قومی زبان ابلیس ملعون کا ہے
غ	غوی	۰	۰	۰	۰

[1] حروف تہجی الف بیلے سے مراد ہے [2] نکابت دشمن کو ایذا پہونچانا

م	معلم الملکوت	مرتد	مرید	مارد
نام پدر ابلیس ملعون خبیث ہمشکل شیر	اور اسکے فرزند اول کا نام مرہ ہے بن عزازیل	نام مادر ابلیس ملعون نبلیث صورت گرگ		

شرح الاسماء

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

اول ابلیس اسکے معنی لغوی ناامید رحمت خدا سے چونکہ رحمت خدا سے وہ ملعون دنیا و آخرت مین قطعی محروم ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا۔

دوم اہرمن اس لفظ کے معنی لغت مین فاعل شر کے ہین جو کہ ابتداے خلقت سے تا نفخ صور کوئی قول و فعل اس کا شر و فساد سے خالی نہین ہے اور نہو گا لہذا یہ نام رکھا گیا

سوم اہرم اسکے معنی لغت مین کفچہ مار کے ہین شیطان ملعون کے ساتھ اس لفظ کو دو طرح سے مناسبت ہے اول یہ کہ کفچہ مار کے اندر یعنے سانپ کے منھ مین بیٹھکر پوشیدہ طور سے یہ مردود جنت مین حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے پاس گیا تھا۔

دوم جس طرح کفچہ مار مین زہر ہلاہل بھرا ہے اور اس کا کاٹا ہوا چارہ پذیر نہین ہوتا اسی طرح اس موذی کا کاٹا جان بر نہین ہوتا

ب

بومرہ یہ نام اضافی ابلیس ملعون کا ہے یعنی اس کی کنیت ہے اور کوئی صراحت اس کی کتب تفاسیر و لغت مین نہین پائی گئی

خ

خبیث بمعنی پلید و ناخوش چونکہ ظاہر و باطن اس شقی ازلی کا پلید ہے بسبب اسکے کہ حق فراموش و ناحق کوش ہے اور ہمیشہ افعال حسنہ سے ناخوش رہتا ہے لہذا خبیث کہا گیا۔ دوم خناس۔ حضرت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی تفسیر پارۂ عم مین ارقام فرماتے ہین کہ خناس کے معنی اصلی بھاگ جانے والے کے ہین یہ صفت دو طور سے اس ملعون سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔

اول یہ کہ یہ بات اسکی خلقی ہی کہ ہمیشہ ذکر خدا تلاوت قرآن مجید مقابلہ ملائکہ سے بھاگتا ہے
دوم یہ کہ انسان سے گناہ کراکے یہ مردود فوراً بھاگ جاتا ہی جبکہ اپنا کام پورا کر چکتا ہے
جیسے ٹھگ دراوڑن کہ بہزار مکر و فریب مغالطہ دیکر راہ باٹ مین مسافر کو لوٹ مار کے
چل دیتے ہین اور حاکم کو تلاش و تجسس سے نہین ملتے ایسا ہی یہ مخفی و ناپدید دشمن ہی
سخت مشکل ہے کہ جو دشمن علانیہ مقابلہ کرے گو کیسا ہی قوی تر ہو مگر ممکن ہی کہ متضرر کا بھی
کوئی وار اُسپر پڑ جاوے جس سے وہ غریب ہلاکت دشمن و اپنے بچاؤ کی امید کر سکے اور
غائب دشمن کے اضرار سے خدا ہی جسے بچاوے وہ محفوظ رہ سکتا ہے لہذا آدمی کو
چاہیے کہ ہر وقت اسکے شر سے بچنے کی دعا بامید اجابت بارگاہ احدیت مین مانگا کرے اللهم احفظنا
سوم خطیب اہل النار بعد بعث و نشر کے خداوند عالم کل اہل النار کا جو عالم حیات مین
اسکے مقتدی تھے خطیب بناوے گا یعنے ان پر نفرین کرے گا کہ کیون تم نے میرا کہا مانا
جو یہ روز بد تم کو دیکھنا پڑا اب ہمیشہ اسی عذاب مین رہو

س

اوّل شیطان اسکے معنی لغت مین دیو سرکش و فریب دہندہ کے ہین اور لفظ رجیم جو اسکے
نام بد مین و نامسعود کے ساتھ لگایا جاتا ہے اسکے معنی نکالا ہوا اور ہنکایا گیا درگاہ الٰہی سے
یا ریاض جنت سے - یا طبقات سمٰوات سے - یا گروہ ملائکہ سے - لہذا یہ نام اس ملعون
کا رکھا گیا - دوم شیخ نجدی - اس نام مرکب الالفاظ کے معنون کی صراحت قصہ طلب ہی
وہ یہ کہ کفار قریش شہر مکہ مین بقصد ہلاک و بے ادبی و ضرر رسانی جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ
والثنا کے جبکہ بغرض مشورت باہمی و صلاح کار یکدیگر ایک مخصوص مقام پر جمع ہوکر ہر قسم کی
تدابیر و مشورے اپنی اپنی رائے کے موافق مخفی طور سے کرنے لگے وہان یہ ملعون بھی بصورت
ایک پیر مرد کے ظاہر ہوکر عمدہ عمدہ صلاحین بتانے لگا چونکہ اہل جلسہ سب اس
سے ناآشنا تھے اور وہ صحبت ان کی تخلیہ و رازداری کی تھی لہذا سب نے متوجہ ہوکر
اپنا ہمدرد دیکھکے پوچھا کہ ای یگانۂ آفاق و مرشد کامل آپ کہان سے تشریف لائے ہین

اور اسم شریف آپ کا کیا ہو کہ ایسے عاقلانہ و پرفطرت تدابیر ایسے امر عظیم و کار اہم مین ہم کو آپ بتاتے ہین تب اِس ملعون نے براہ مکر و شید بیان کیا کہ مین شیخ ہون اور شہر نجد کا باشندہ وہین سے آتا ہون اور تمہارا شریک و ہمدرد اس ارادے کے پورا کرنے مین ہون کیونکہ مجھسے زیادہ کوئی دشمن قوی اُس عالی منزلت شخص کا نہین ہو جسکے واسطے یہ مشورے باہمی تم لوگ کرتے ہو اُسوقت سے وہ لوگ بہت تعظیم اسکی کرنے لگے اور بخطاب شیخ نجدی اس سے ہمکلام ہوتے تھے لعنت اللہ علیہ

ع

عزازیل یہ نام ابلیس ملعون کا قومی ہو زبان جنہ کا لہذا زیادہ صراحت کی ضرورت نہین ہو

غ

غوی بمعنی گمراہ یہ مقام عبرت ہے کہ جو شخص معلم الملکوت رہا ہو وہ خود گمراہ ہوجاوے کہ نام اس کا غوی رکھا جائے

م

معلم الملکوت یعنی سکہانے والا فرشتون کا علوم علویہ و احکام قضا و قدر سے
دویم مرتد اسکے معنی برگشتہ ہونے والا دین حق سے اور وہ اسلام ہو اسس مامون کی روگردانی حکم الٰہی سے ظاہر ہے لہذا مرتد نام رکھا گیا
سوئم مرید بمعنے متمرد و سرکش و منکر حکم خدا چونکہ یہ سب صفتین شیطان نابکار مین موجود ہین لہذا اس لفظ سے بھی موسوم کیا گیا
چہارم مارد بمعنے دیو و روگردان و سرکش و متمرد کے ہے لہذا عزازیل کا نام رکھا گیا

ذکر اقسام شیاطین لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

اوّل جنہ اگرچہ عین نار سے خلق کیے گئے ہین مگر بعض انکے جنکی سرشت مین ظلمت دخانی غالب ہو اور وہ من قبیل کفار و فساق و اشرار نفس دہم کردار شیاطین ملاعنہ کے ہین

ہمیشہ اولاد آدم کی مخالفت میں جو ان کی جبلی عادت ہے رہتے ہیں اور مثل اپنے بغاوت وفسق وفجور کی طرف انسان کو رجوع وراغب کرتے ہیں۔

دوئم دیوان مرتد جو ارذل قوم جنہ سے ظلمت دخانی ناریہ سے بنائے گئے ہیں انسانی اقوام سے ان کی یہ مثال ہے جیسے چمار وکوری و بھنگی وغیرہم اور وہ قوم مثل بہائم کے جاہل وناتربیت یافتہ غیر مہذب وبے مشرب ہیں اور شرفائے جنہ کے افعال واطوار وطرز معاشرت کے بالکل مغائر ہوتے ہیں اور انسان کے قطعی دشمن ہیں جہاں تک اُنسے ہوسکتا ہے اور قابو پاتے ہیں ان کی ضرررسانی میں ساعی رہتے ہیں اور اس سے زیادہ کوئی اپنی فلاح کا نہیں سمجھتے ہیں۔

سوئم خاص شیاطین جو اولاد عزازیل ملعون کے ہیں اور ہر قسم کی قوت سے کامیاب کیے گئے ہیں وہ اشقیا تو انسان کے خراب و برباد وتباہ کرنیکے واسطے امور دینی ودنیوی دونوں میں ہیں ہیں جو ہیں ہیں بیڑا ہی اُٹھاتے ہوئے ہیں اور کثیر الاعداد ومفرط الافراد ہیں خدا ہی اُن سب سے محفوظ رکھے

چہارم نفس امارہ جو بدخواہشوں کی طرف رغبت دلاتا ہے اور ہر فرد بنی نوع انسان کیساتھ جسم کے اندر خلق کیا جاتا ہے خواہ وہ کافر ہو یا مسلم نبی ہو یا ولی عورت ہو یا مرد اور اصل میں وہ شیاطین جنہ سے ہے اور اسی کا نام ہمزاد رکھا گیا ہے جو تا دم مرگ ہر فرد بشر کے ساتھ ہے اور اسکی ماہیت ونوعیت خلقت اور اسکے اقسام کی صراحت آگے انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر لیجائیگی ناظرین باتمکین یاد رکھیں کہ اس نوع چہارم کے شیاطین کی صراحت اس جگہ ملاحظہ فرماکے اپنا اطمینان فرمالیں اور نیز اسیے نوع چہارم کی افراد تین قسموں میں نامزد ہیں جنکی کل کی شرح حقیقت حال اس جگہ انشاء اللہ تعالی کی جاوے گی نفس امارہ ہمزاد غول بیابانی۔ جنکو باصطلاح عوام بالتخصیص بھوت پریت کہتے ہیں۔

پنجم شیطان انسی یہ سب اقسام شیاطین مذکورہ بالا جنی ہیں اور شیطان انسی علاوہ انکے ہے جسکی بابت خداوند عالم آخر سورہ قل اعوذ برب الناس میں خبر دیتا ہے کہ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس اسکی شرح بھی نوع چہارم کے ذیل میں بعون اللہ المستعان بیان کی جاوے گی۔

اعداد شیاطین ملاعنہ یعنی بمقابلہ قوم انسان کے کسقدر ہین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حلم خدا دشمن دین پر لعنت

تفسیر بحر مواج مین بحوالہ تفسیر مغنی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ حق تعالے نے ملائکہ و شیاطین و جن و انس کو پیدا کرکے دس جزو کیے نو جزو ملائکہ خلق کیے اور ایک جزو مین شیاطین و جن و انس ہین پھر اس ایک جزو شیاطین و جن و انس کے دس حصے کیے نو حصے شیاطین بنائے اور ایک حصہ مین جن و انس پھر اُس ایک حصہ جن و انس کے دس حصے کیے نو حصہ جن ہین اور ایک حصے انسان ضعیف البنیان ہین پھر اس ایک حصہ انسان کے پچیس حصے کیے انکے منجملہ چوبیس حصے کافر اور ایک حصہ مسلم ہین پھر اس ایک حصہ اہل اسلام کے تہتر فرقے کیے ازآنجملہ بہتر فرقے ناری و گمراہ ہون کے ہین صرف ایک حصہ ناجی ہے العیاذ باللہ

روایت دیگر

ایک مرتبہ ابلیس لعین خدمت با سعادت جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مین جب المطلب حاضر ہوا حضرت نے اس ملعون سے تعداد شیاطین [illegible] دریافت فرمائی اسنے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی حضوری مین مجھے بجز راست گوئی کے اور کوئی چارہ نہین ورنہ میرا یہ شعار نہین کہ کبھی کسی شخص سے سچ بولون اصل یہ ہے کہ کل اولاد آدم سے دس حصے زیادہ چوپائے حیوان ہین اور کل آدمیون اور چوپایون سے دس حصے زیادہ پرند جانور یعنے طیور ہین اور کل آدمیون اور چوپایون اور پرندون سے زیادہ دس حصے جنہ ہین اور کل آدمیون اور چوپایون اور پرندون اور جنہ سے دس حصے زیادہ شیاطین ملعون ہین اور کل آدمیون اور چوپایون اور پرندون اور جنہ و شیاطین ملاعنہ سے دس حصے زیادہ یاجوج و ماجوج ہین اور کل آدمیون و چوپایون و پرندون اور جنہ و شیاطین و یاجوج و ماجوج سے دس حصے زیادہ ملائکہ ہین۔ اب غور کرنا چاہیے کہ اگر جزو قلیل تعداد انسان سے کل اقسام شیاطین کا موازنہ کیا جائے تو بے مبالغہ فی کس انسان پر ہزارہا شیاطین مسلط ہین جو بوجہ عداوت جبلی و مخالفت نامہ ہر وقت آدمی کے اغوا و ضرر رسانی کے درپے ہین اور طرہ یہ کہ غائب

ہین کوئی نمایان بمقابلہ نہین ہے ایسے اعداے قوی ومخفی واندرونی وبیرونی سے ایک
فرد انسان ضعیف البنیان کا محفوظ رہنا بجز قدرت مالک الملک اور کسی کے امکان مین
نہین آدمی کا بچنا اپنی جنس کے ایک دشمن مساوی القوی سے دشوار ہوتا ہے چہ جائیکہ
ایک ایک فوج حریفان قوی ومخفی وپرزور دفریب کار لکل فرد من افراد الانسان کے
لیے دست بقبضہ مہیاے قتل ہین مطابق مصرع بارہ توخنجر ایک گلو وامصیبتا + ایسی آفت
سے بچنا محال ہے اللّٰھم احفظنا منھم اسیطرح ایک اور قابل شنید ہے وھو ہذا

طرہ

سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے — اور چراغ کا دیا جلا دیے جاتے جاتے

صاحب روضۃ الصفا حدیث فتنۂ سلیمان علیہ السلام کے واقعہ مین لکھتے ہین کہ جب صخر مارد
جن یا سدیو جن نے انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کی چرائی اور اسکی بدولت وہ نابکار
متماثل بشکل سلیمان علیہ السلام ہوکر خود سر پر آراے سلطنت ہوا اور سلیمان علیہ السلام پریشان
وآوارہ دیار وامصار بعید ہوگیے یہ موقع اس ناہنجار نے غنیمت سمجھ کے اپنے عہد منحوس مین
ہزارہا نامشروع امر جاری کردیے اور کل ممنوعات ومنہیات شرعی کا رواج اسوقت
کی مخلوق مین پھیلا دیا بعد ایک مدت ممتد کے جب پھر انگشتری سلیمان علیہ السلام نے بہ
یاوری بخت وتائید غیبی پاکر اپنے تخت شاہی پر جلوس فرمایا اول اسی صخر مارد جن کو مع کل اسکے
متابعان وہمنفسان قومی کے گرفتار کرکے مقید بہ سلاسل مستحکم واغلال گران بار وعذابہاے
شدید کیا اور قعر دریا مین پانی کے اندر ڈالوا دیا جسکی خبر کلام مجید مین خداوند عالم نے دی ہے
پس وہ کل گروہ جنہ محبوس پس از مرور دہور وانقضاے قرون کسی وجہ سے رہا ہوکر جماعت
موجودہ عہد ہذا مین آملے وہ بلاعمر سب سے زیادہ عدو جانی اولاد آدم کے ہین کیونکہ مخالفت
پیشین بسبب انتزاع بود وباش روے زمین توان کو آدمیون سے تھی ہی دوبارہ قید
سلیمان علیہ السلام مین رہکر اور زیادہ خصومت انکو جنس بشر سے ہوگئی اور ہم لوگون کے
حضرت خواجہ مین مصدق اسے واقعہ کی یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے
سیخرج فی آخر الزمان شیاطین اوثقھم سلیمان بن داؤد فی البحر یجالسونکم ویقاعدونکم

فلا تقبلوا منہم یعنے قریب ہے نکلین بیچ آخر زمانہ کے شیاطین جنکو قید کیا سلیمان بیٹے داؤد
علیہما السلام نے بیچ دریا کے وہ بیٹھین گے تمہارے پاس مجلسون تمہارے مین اور سکھاوینگے
تم کو باتین اپنے دین کی پس چاہیے کہ نہ قبول کرو تم ان کو۔ اگر کوئی شخص کہے کہ وہ آخر
زمانہ خروج جنہ شیاطین محبوس کا ابھی نہین آیا تو ہم اپنے عہد کی نیچرل سے ضرور
ثابت کر دین گے کہ وہ ملعون قید سے چھوٹ کر ضرور آئے ہین اور عزازیل اپنے مرشد سے
بڑھ کر کام کر رہے ہین اور ضرور باقرار لسانی و تصدیق قلبی کہین گے کہ صدق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یعنے جو کام عہد سلیمان علیہ السلام مین اسنے موقع پاکر کیے تھے
اس سے زیادہ اب کر رہا ہے

بیان صعود نامسعود و عروج با خروج ابلیس پر تلبیس بہ اوج فلکی بہ حمایت ملکی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
کجا بودم الکنون فتادم کجا	عنان سخن شد زچنگم رہا
بہ شست آورم بار دیگر چو حوت	بفرمان حی الذی لا یموت
دگر بارہ بر گفتگو آمدم	بہ تقریر شیطان نکو آمدم

القصہ جب عزازیل ملعون بقید ملائکہ اسیر ہوا اسکی ظاہری وجاہت و قابلیت و نوعمری
و شروع شباب دیکھکر اسکے قتل سے فرشتے باز رہے اور رسیلان اسکے پرداخت کا کرکے
بعد حصول اجازت کے حضرت رب العزت سے اپنے ہمراہ آسمان دنیا پر لیگئے اور اپنی جماعت
ملکوتی مین اسکو رکھکے تعلیم علوم علویہ دینے لگے اور اسکی قابلیت و صلاحیت و استعداد
روز بروز ترقی پانے لگے یہانتک کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اس درجہ پر فائز ہوا کہ ملائک کی
تعلیم پر مامور ہوکر خطاب معلم الملکوتی حاصل کیا اور بروایت دیگر اسکے عروج آسمان
کی یون بھی نقل کی گئی ہے کہ عزازیل ملعون بسبب افساد و طغیانی جنہ بغاوت شعار و
ارتکاب معاصی کبیرہ انکی کے انسے علیحدہ ہوکر کنج عزلت و زاویہ تنہائی مین بعبادت

؎ یعنی باہر جاتا اور بغاوت کرتا ہو

خدا گوشہ گیر ہوا فرشتون نے بعد قتل و قمع جنہ کے اسکی ریاضت و عبادت دیکھکر جناب احدیت
مین عرض کیا کہ الٰہی ایسا مطیع اور مستقیم الطاعۃ درمیان گروہ ملائکہ کے چاہیے نہ ظلمت کدہ
خاکدان فانی مین تب عالم الغیب و داناے سر و خفیات نے باجابت درخواست ملائکہ
اس ملعون کو باوج فلک ترقی بخشی چنانچہ اس بدانجام نے ایک مدت دراز آسمان
دنیا پر عبادت کی یہانتک کہ آسمان دوم کے ملائکہ مقربین نے اسکی یکجائی چاہی وبہ اجازت
قادر مطلق اس بدسرشت کو آسمان دوم پر لے گیے ہکذا الی سماء السبعۃ یعنی اسی طرح ساتون
آسمانون کے فرشتون نے اسکی خواستگاری کرکے تا بہ فلک ہفتم پونہچایا بعد اسکے رضوان نے
اسکا یہ تقرب و اختصاص دیکھکر بصد گریہ و زاری درگاہ صمدیت مین التجا کی کہ الٰہی جسطرح سے
مقربان سمٰوات اسکی صحبت و طاعت سے محظوظ و بہرہ ور ہوے اگر چند روز وہ مقیم جنت
کیا جائے تو مین بھی اُس کے فوائد و لذائذ سے محروم و ناکام نہ رہون بالآخر بحکم
احکم الحاکمین وہ دشمن دین جنت مین بمصاحبت رضوان بھی گیا اور ایک مدت وہ بدباطن
ریاض خلد مین رہا لکھا ہے کہ وہان بھی یہ ملعون بہ تعلیم ملائکہ مصروف و مشغول رہا اور
اس کی مجلس وعظ زیر قائمہ عرش مجید منعقد ہوتی تھی اور ایک منبر یاقوت احمر کا وہان
نصب ہوتا تھا اوسکے اوپر علم نور ایستادہ کیا جاتا تھا اس منبر پر یہ حیلہ ساز بیٹھکر وعظ
کہتا تھا اور اس قدر ملائکہ اس مجلس مین جمع ہوتے تھے کہ ان کی تعداد بجز علام الغیوب اور
کوئی نہین جانتا تھا اور اس کی شہرت و عظمت جنس ملائکہ مین اسدرجہ تھی کہ کسی ملک مقرب کو
بدء خلقت سے نہین حاصل ہوئی اور نہ کسی فرشتے کو اسکے علوم و اسرار پر عبور رہا ہوا

ناموری ابلیس لعین کی بہ تدارک قوم جنہ کفرہ اور اترنا اسکا آسمان سے روی زمین پر بافوج ملائکہ

بھیج اسے رب مرسے ابلیس لعین پر لعنت		منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

بالجملہ جب کہ اس ملعون و مردود کی عبادت کو مدت دراز افلاک پر گذر گئی اور زمین پر بنی جان

بسبب طول زمان و انقلاب دوران جزائر وخرابہ ہاے عالم سے نکل کر جماعت عظیم و فوج
کثیر زائد از مور و ملخ ہوگئے اور کل روے زمین پر متصرف ہوکر طاعت الٰہی و طریق سداد
وخدا شناسی سے منحرف و روگردان ہوگئے تب عزازیل نے بحضرت ملہم الرشاد استدعاے
ہدایت اُس قوم باغیہ کی بذریعۂ خود ملتمس کی وہ مقرون باجابت ہوئی اور یہ نابکار بافسری
جماعت ملائکہ زمین پر اتر کر بدعوت جنیان مشغول ہوا چنانچہ ایک جماعت قلیل نے مطیعان
وصالحان جنہ سے اس ملعون کی حضوری مین حاضر ہوکر اطاعت و فرمان پذیری اختیار کی
اور اشرار کل اس قوم باغی کے منحرف و مخالف رہے۔

بھیجنا عزازیل کا رسولان پیغامبر کو پاس اکابران و عظماے طائفہ باغیہ جنہ کے بدعوت ایمان اور مخالفت انکی بقتل رسولان

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت ۔ منکر حکم خدا و دشمن دین پر لعنت

عزازیل مرتد نے ایک شخص کو جماعت مطیعان وصالحان سے کہ نام اس کا سہلوطلیث ابن
بلاہت تھا برسالت خاص بغرض ہدایت عام سرداروا کابران طائفہ باغیہ کے پاس بھیجا
ان اشرار نے بغایت طغیانی وبیباکی رسول مرسلہ کو شہید کرڈالا لیکن عزازیل کو اسکی خبر نہین ہوئی
بعد انتظار معاودت اسکی کے دوسرے شخص کو بھیجا اسکا انجام بھی یہی ہوا غرضکہ عزازیل مردود
اسی طرح ناصح و واعظ ان بدسرشتون کے پاس بھیجتا تھا اور وہ کمبخت اُسے قتل کرڈالتے تھے
آخر کار جبکہ کوئی رسول اسکا مرسلہ نہ لوٹا نہ کچھ اسکو جواب ملا تب عاجز آکر ابلیس پلید نے
آسف بن یاسف جن کو کہ نہایت عاقل و ذوفنون اپنے امثال مین تھا ان ملاعنہ کے پاس
بھیجا مخالفان سفاک[1] نے چاہا کہ آسف کو بھی شربت شہادت چکھاوین مگر ازبسکہ یہ چالاک و
ہوشیار تھا انکے ارادے پر اطلاع پاکے بلطائف الحیل و حسن تدابیر و افکار خود چنگ مرگ سے
بچکر فوراً مراجعت کی اور ابلیس شقی سے کل کیفیت مقتولان سابق و نیز سرگذشت اپنی بیان کی
ابلیس پر تلبیس نے اسوقت بکمال غیظ و غضب مین آکر درگاہ منتقم حقیقی سے اجازت انتقام چاہی
وہ قبول ہوئی بعد حصول اجازت فوراً با جماعت کثیر و فوج باسطوت ملائکہ ہمراہیان اپنے کے

[1] سفاک بمعنی خونریز ۱۲

کا ایک دن اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے اُسپر لعنت کی اور یہ نہ سمجھا کہ مین اپنے اوپر لعنت کرتا ہون -

روایت دیگر متعلق قصہ ہذا

منقول ہے کہ ایک روز ابلیس نے لوح محفوظ پر نگاہ کی لکھا دیکھا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اسنے نہایت تعجب سے پوچھا کہ خداوندا شیطان رجیم کون ہی جس سے پناہ مانگنا چاہیے ارشاد ہوا کہ ہمارے بندون سے ایک بندہ ہی جو انواع و اقسام کی ہماری نعمتون سے مخصوص کیا جائیگا اور انجام کار بسبب ایک نافرمانی کے مخذول و منکوب ہوکر مورد لعن ابدی ہوگا اس نے عرض کیا کہ اے رب میرے مجھے اس ملعون کو دکھاوے کہ مین اس شقی ازلی کو ہلاک کرڈالون حکم ہوا کہ سَوْفَ تَرَاہُ یعنی جلد تو اُسے دیکھے گا

روایت دیگر

لکھا ہی کہ عزازیل ملعون ہزار سال کا ایک سجدہ زمین و آسمان پر کرتا تھا جب سر کو اٹھاتا زمین سجدے پر یہ لکھا دیکھتا کہ لعنۃ اللہ علی ابلیس اس کے مطابق یہ بھی کہتا کہ لعن اللہ علی ابلیس - چنانچہ ملا محمد معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ منظوم مین فرماتے ہین

نظم

شنیدم کہ شیطان بروز نخست
نظر کرد بر لوح دید از قضا
کہ یک برگزیدہ ز خیل ملک
بہ یک ترک فرمان ز نوش کنند
درافتد ز بسیاری رنگ و بو
چو بر سر غیب اطلاعش فتاد
چنین دیدہ ام کان سیہ روزگار
نوائے ہوشمند از سر عقل و ہوش
ہر آنکس کہ نفرین بد می کند

از اسرار غیبی یکی نکتہ جست
کہ حکمش چنین میکند اقتضا
درافتد ز اوج سما تا سمک
ز جمع ملائک بروش کنند
ز صدر ملک تا بہ پاگاہ او
بہ نفرین و لعنت زبان برکشاد
بخود کرد لعنت بسالے ہزار
نکوئی طلب کن بہ نفرین مکوش
یقین دان کہ نفرین خود می کند

شروع داستان تمرد و بنائے مخاصمت و تخم کینہ و حقد و حسد ابلیس لعین کی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام و اولاد ان کی سے تا قیام قیامت

منکر حکم خدا و دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

علمائے مؤرخین بکمال تحقیق یون رقمطراز ہین کہ ابلیس ملعون جب سلطنت خلافت روئے زمین پر مسلط ہوکر با جماعت مطیعہ جنہ و فوج قاہر ملائکہ و جماعت کثیرہ متابعان خود باطمینان تمام متمکن لبساط زمین ہوا اور دل اس خاکدان فانی پر جما کے اپنی سلطنت و حشمت و شوکت و جامعیت و حکومت و بادشاہت کی ہمیشگی و ابدیت کے اوپر یقین کر چکا تب ایک روز بمقتضائے بدباطنی و خبث طینتی اپنی کے کل معشر ملائکہ ہمراہیان اپنے سے اسنے پوچھا کہ اگر خداوند عالم کوئی دوسرا خلیفہ ورائے میرے خلق کرنا تجویز فرمادے تو تم سب کیا کروگے سبھون نے متفق اللفظ ہوکر کہا کہ اے خلیفہ بجز انقیاد و سرافگندگی کے اور ہماری کیا مجال ہے جو احکام قضا و قدر و مشیت خالق اکبر مین ہم دم مار سکین یہ جواب سنکر غور کرنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے کیونکہ جب میری اور خداوند عالم کے درمیان کوئی جنگ و جدل ہوگی تو یہ لوگ میرا ساتھ نہ دینگے کہ ناگاہ سراپردۂ قدرت و نہان خانۂ مشیت سے فرمان واجب الاذعان اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً بحضور جلال احدیت و پیشگاہ خالق ازلیت و ابدیت سے صادر ہوا تب ملائکہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار اس خلیفہ ثانی کے پیدا کرنے سے اگر مقصود عبادت و طاعت و رکوع و سجود و تسبیح و تقدیس کرنی ہے تو اسکے واسطے ملائکہ بس و کافی ہین اور اگر ارتکاب معاصی صغائر و کبائر و افعال شنیع و منکر کا ہے تو جنہ کی بغاوت و خسران پر سزا اجزا کیون مترتب کی جاتی ہے تب حکم مالک الملک و الرقاب نافذ ہوا کہ اے ملائکہ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی ای فرشتو اُس خلیفہ مطلق کے پیدا کرنے کی علت غائی جو میرے علم مین ہے وہ تم نہین جانتے ہو یہ خطاب عتاب آمیز سنکر ملائکہ تو منفعل و نادم ہوکر معترف بہ قصور ہوے اور با لحاح و عاجزی سب کے سب ترسان و لرزان ہوکر

عرض کیا کہ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ یعنی پاک ہے تو اے اللہ نہین ہے کوئی علم ہمکو
مگر وہ کہ سکھایا تو نے ہمکو تحقیق کہ تو جاننے والا اور حکمت والا ہے اور سب نے زیر قائمہ عرش ستون تک طواف
کیا اپنی عفو تقصیر کیواسطے مگر ابلیس ملعون کا نائرہ حقد و حسد سینۂ پُر کینہ و مخزن عجب دیرینہ مین مشتعل و ملتہب ہوا
اور پیچ و تاب کھا کر بکمال غیظ و غضب کے کہنے لگا کہ اگر خداوند عالم اس اپنے ارادے کو پورا کرنے کا قصد
میرے خلاف کریگا تو جسطرح میرا امکان ہوگا ضرور سارج و مانع ہو کر یہ کونگا کیونکہ ضرور ہے یہ امر کہ
اس خلیفہ سے میری حق تلفی ہوگی بلکہ اسکے وجود مین لانے سے میرے امور سلطنت و اقتدار دائمی مین خلل پڑیگا
اسلئے اس کا انسداد میرے فرائض منصبی سے ہے اور اسی وقت سے عدو بے جانی خلیفہ آیندہ
کا اور مخالف احکام الہی کا ہوگیا اور مردود نا ہنجار نے باوصف اس تبحر علم و متانت و
رزانت رائے کے یہ نہ خیال کیا کہ احکام مشیت مالک الملک و قادر توانا کا اجراء و نفاذ
کوئی مخلوق روک سکتا ہے اور جس ملعون نے ایسا خیال فاسد کیا اور دماغ بیہودہ پکایا
بجز اسکے کہ وہ خود خسر الدنیا والآخرۃ ہوا اور کیا نتیجہ پا سکتا ہے جو اس شقی ازلی کو ملا۔

بیان مفصل خطاب إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

ترجیع اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

بعض علمائے کرام نے یون تحریر فرمایا ہے کہ یہ خطاب رب الارباب یعنے إِنِّي جَاعِلٌ
فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً یعنے مین پیدا کرنے والا ہون بیچ زمین کے ایک خلیفہ کہ مراد آدم
علیہ السلام سے ہے اسی گروہ ملائکہ سے ہوا ہے جو زمین پر بہمراہی ابلیس لعین واسطے مقابلہ
و مقاتلہ جنہ یا اغیار [illegible] زمین پر اتارے گئے تھے اور مین [illegible] ابلیس [illegible]
و عناد [illegible] اور [illegible] بعد سننے خطاب إِنِّي جَاعِلٌ [illegible]
جواب [illegible] أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
وَنُقَدِّسُ لَكَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ضرورت نہین تب ارشاد جناب احدیت ہوا کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے اسکے پیدا کرنے کے مصالح مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور اے ملائکہ اب خالی کرو تم بساط زمین کو کہ اسکا وارث و مکین آتا ہے - انکی فسادکاری سے تمنے خبر دی، وران کی السداد سے قطع نظر کی - اُنکی معاصی کبیرہ تمنے یاد رکھے - میری مغفرت تم نے دل سے بھلادی انکی خونریزی تمنے دیکھی - انکی اشک ریزی تمنے ندیکھی - نظر کی تمنے طرف انکے ذلت و گناہ کے نہ خیال کیا تمنے طرف اُنکے نالہ وآہ کے - دود عصیان انکا تمنے دیکھا - نور ایمان انکا تمنے ندیکھا - تن باحرص انکا تمنے دیکھا دل باعشق انکا تمنے ندیکھا - جسم نازپرور انکا تمنے دیکھا - دل پُردرد انکا تمنے ندیکھا - ناز و تنعم انکا دیکھا - نیاز و تظلم انکا ندیکھا - دامن عصیان آلود اُنکا دیکھا - دل غم اندوہ انکا ندیکھا - ان کے فساق کا شمار کیا - انکے ابرار کو خارج از اعداد کیا - اے ملائکہ تم کو چاہیے کہ بچشم غور و نگاہ تامل اپنی تسبیح دیکھو - ان کی ترجیح دیکھو اپنی تحمید دیکھو - ان کی تفرید دیکھو - اپنے انوار دیکھو - ان کے اسرار دیکھو - اپنی تمجید دیکھو - ان کی تجرید دیکھو - اپنے باطن کی صفا دیکھو - انکے صدق دل کی وفا دیکھو اپنی خدمت دیکھو - ان کی عظمت دیکھو - اپنی قربت دیکھو - ان کی اطاعت دیکھو - اپنی خصوصیت دیکھو - ان کی محبت دیکھو - اپنی معصومیت دیکھو - ان کی اشرفیت دیکھو تم اپنی دوستی میرے ساتھ دیکھو - اور میری دوستی ان کے ساتھ دیکھو -

اسی موقع پر حضرت سلطان العارفین مقتداے اہل یقین مولاناے جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی شریف مین فرماتے ہین

اشعار مثنوی شریف

معصیت کردی بہ از ہر طاعتے	آسمان پیمودۂ ہر ساعتے
بس خجستہ معصیت کان مرد کرد	نے ز خارے بردمد اوراقِ ورد
نے عمر را قصد آزار رسول	می کشیدش تا بدرگاہ قبول
نے بہ سحر ساحران فرعون شان	می کشید و گشت دولت عون شان
گر نہ بودی سحر شان وآن جحود	کے کشیدی شان بہ فرعون عنود

کے بدید بندے عصاے معجزات ناامیدی را خدا گردن زدست	معصیت طاعت شد ای قوم عصات چون گنه مانند طاعت آمدست

نقل حسب حال

منقول ہو کہ امین الوحی جبرئیل علیہ السلام کو جب خلعت وجود عنایت ہوا اول انھون نے دوگانہ شکرانہ رب العزت ادا کیا اسکے اتمام مین مدت تیس ہزار سال کی گذری جب فارغ ہوئے جناب احدیت مین عرض کیا کہ اے میرے رب جسطرح مین نے تیری طاعت مین قیام کیا کسی دوسرے بندے کو میسر ہوسکتا ہو ارشاد ہوا اے جبرئیل آخر زمانہ مین ایک گروہ مین پیدا کرون گا جنکی دو رکعت نماز کہ بعرصۂ قلیل مدت چند نفوس مین با عیوب کثیرہ وخاطر پریشان با ہزاران وساوس شیطانی وخیالات فاسد نفسانی وتعلقات دنیاوی وہ ادا کرین گے تیرے اس دوگانہ تیس ہزار سالہ سے فائق ومرجح ہوگی جبرئیل علیہ السلام نے نہایت تعجب وحیرت سے پوچھا کیف ذالک یارب العلمین یعنے کسطرح یہ ہوگا اے پروردگار جہان حکم ہوا ای جبرئیل تجھے محض طاعت کیواسطے جوہر واحد نور مجرد سے پیدا کیا اور جملہ خواہش نفسانی وعلائق جسمانی وتلاش معاش و دغدغہ معاد حب زن وفرزند موت کے گزند سے بری کیا وہ مسکین اگر ایک ساعت بھی اپنی روح مجروح کو مائل بطاعت کرینگے انکا نفس درپی مخالفت وشیطان آمادہ مخاصمت شہوات نفسانی سبب غفلت حب مال ومنال باعث حرص کسل خلقی جسم خاکی مانع عمل خیر ہوگا باوجود ان سب موانع کے جو دو رکعتین نماز وہ محض بخوف ویقین نفس وشیطان سے معارضہ ومکابرہ کرکے ادا کرین گے پس ایسی انکی نماز جو جہاد اکبر بمقابلہ نفس سرکش کے ہے اسکے مقابلہ مین تیری نماز کب مقاومت کرسکتی ہے چنانچہ حضرت منبع الاسرار شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہین

مشو ای عاصی بیچارہ نومید اگر افتد بتقصیر پادشاہی	کہ چون پیدا شود اشراق خورشید ہم افتد نیز بر کنج گدائی

کسی کو رہنماست امروز درراہ	بروبہ تا بدأین خورشید درگاہ
چو کار مخلصان آمد خطرناک	گنہگاران برنداین گوی چالاک
نزیبد مرد خودبین پادشارا	امین المذنبین باید خدارا
درین رہ نیست خودبینی خجستہ	تن لاغر و دلے باید شکستہ

رجوع بہ قصہ

المختصر ملائکہ نے جب یہ جواب ملک علام نسبت خلقت آدم علیہ السلام سُنا سر در گریبان ہوکر زبان عجز باعتراف قصور کھولی اور ابلیس ملعون دم بخود رہگیا مگر آتش بغض وحسد و شعلہ ہائے جوالہ غیظ وغضب بصد شد ومد اُس بدباطن کے سینہ پرکینہ مین بھڑکنے لگی ادھر حکم لاابالی مشیت لایزالی قادر متعالی جل جلالہ صادر ہوا کہ جلد شجر شمشاد قد آزاد و نقش بدیع قالب آدمؑ بہ نگارخانۂ صنعت وایجاد تودہ پاک خاک الم ناک سے تیار کیا جاوے اسکا قصہ طویل ہی مؤلف کو لکھنا واقعۂ عزازیل ہی لہذا خامۂ معطوف العنان کو رجوع باختصار کیا چنانچہ اس قالب غالب کا سر مبارک خاک پاک مکہ سے اور گردن خاک بیت المقدس سے سینہ زمین عدن سے پشت شکم زمین ہند سے ہاتھ زمین مشرق سے پیر زمین مغرب سے جو منتہاے طلوع وغروب آفتاب ہے اور گوشت وپوست وخون ورگ وپے مجموعی زمین مخلوط سے مرکب بہ چہار ارکان بسیط خاک وباد وآب وآتش کرکے اپنی ید قدرت سے بنایا تاکہ طبائع مختلفہ والوان متضادہ واوضاع جداگانہ متغائرہ اُس سے صورت پذیر ہون آہ اس قالب پر چالیس برس ابر غم و بروز واحد از وقت صبح تا وقت چاشت سحاب متراکم مسرت وانبساط برسایا گیا واے بحال اولاد آدمؑ کے کہ اس ماتم کدۂ خاکدان فانی مین عیش طلب عشرت جویان ہین۔

وصال یار کجا ومن خراب کجا   ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حاصلہا فوت وآخرہا موت

بیان گذر ابلیس لعین بقالب آدم علیہ السلام

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت		بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

صاحب معارج النبوۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہین کہ جب قالب آدم علیہ السلام صانع مطلق نے اپنی ید قدرت سے بنایا وہ قالب چالیس برس تک زمین پر رکھا رہا ملائکہ جوق جوق اُسپر گذرتے تھے اور یہ عجیب شے دیکھکر اسکے حسن صورت وصفاے طینت وغرابت ہیئت وترکیب ظاہری وباطنی اعضا وجوارح معائنہ کرکے متعجب ومتحیر ہوتے تھے اور حمد وثناے قادر مطلق وصانع حقیقی اداکرتے تھے یہانتک کہ ایک روز ابلیس ملعون کا گذر اُس قالب پاک پر ہوا یا فوج متابعان خود چاہا کہ تفحص اس کالبد کے حدود وجہات کا کرے اول ایک انگشت بخس خود اس کالبد پر ماری فورًا اس سے ایک صداے صلصالی مثل کوزہ خالی کے برآمد ہوئی جو درحقیقت اس دشمن کے ہاتھ لگانے سے فریاد بحضرت داور داوار تھی مطابق شعر

از دست تو ای دوست ندانم بکہ نالم		فریاد ز دشمن بہ ید دوست توان کرد

عزازیل مردود نے یہ آواز سنتے ہی اپنے جمیع معاشرین سے کہا کہ گھبراؤ نہ اور غم مت کرو یہ قالب مجوف اندر سے خالی ہے اسکی تجویف مستلزم نقصان قوت ماسکہ کی ہوگی ایک ساعت تامل کرو کہ مین اُسکے باطن کی سیر کراؤن اور اس کی رگ وپے مین درآکے سب حال حقیقت واصلی کیفیت دریافت کرلون تب اسکی واقعیت سے تمکو آگاہ کردن بعد اسکے حقہ معانی وقبہ رفیع المسانی کے اندر درآیا ایک سطح پاکیزہ دیکھا خزینہ ہاے نقود کونین سے مالامال وہرقسم کی صلاحیت وقابلیت سے آراستہ وپیراستہ حال کہ جو کچھ اسنے بہ تمامی عمر عالم آفاق مین دیکھا تھا سب کچھ اسمین موجود پایا جب وقت صدف پرگہر آبدار ودرج مملو از معانی اسرار یعنے دل اشراق منزل کے مقابل وہ پونہچا ہرچند تگ ودو وجد وجہد اُس نابکار نے کیا مگر اندر اسکے کسی طرح گذر اُسکا ممکن نہوا مایوس ونامراد وہین سے واپس آیا اور کل ماجرا اپنے رازدار ہمراہیون سے کہا کہ کل قالب کے اندر سیر مین کرآیا مگر اسکے اندر صدر مقام جو ہے وہ ایک خزانہ ہے مضبوط بند کیا ہوا اور جواہر اسرار سے بھرا ہوا ہرچند مینے سعی بلیغ وکوشش وسیع کی مگر اسکی سیر وانکشاف حقیقت حال

نہ کرسکا اب مجھے یقین ہوا اور سخت بیم وہراس ہے کہ وہی میری خرابی کا باعث ہوگا اور اسی سے میرے کل امور مین خلل پڑے گا جسکا مجھے اندیشہ تھا وہی امر پیش آیا۔

روایت نفخ روح بہ قالب آدم علیہ السلام وگذر وسوسہ شیطانی بخاطر حضرت ابوالبشر و حقیقت خلقت نفس امارہ وصراحت اُسکی

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت		بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

صاحب خلاصۃ الحقائق تحریر فرماتے ہین کہ جسوقت قالب آدم علیہ السلام لوامع انوار روح سے منور ہوا نظر اولین انکی لوح محفوظ و عرش مجید پر پڑی ساق عرش پر بخط نور لکھا دیکھا لا آلہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم امتہ مذنبتہ و رب غفور ان الفاظ سے اول تو رفعت شان محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو معلوم ہوئی دوم عصیان و نسیان امت و موعود مغفرت ہونا ان کا پایا گیا غرضکہ پوچھا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے یہ نام نامی کس عالی منزلت شخص کا ہے جو تیرے نام پاک کے برابر ملا ہوا لکھا ہی ارشاد ہوا اے آدمؑ یہ پیغمبر آخر الزمان تیرا فرزند ہے جسوقت پائے کرامت تیرا سنگ مذلت مین دبے گا بواسطہ و بہ شفاعت اس نام خیر الانام کے مین تجھپر اپنی عفو و رحمت نازل کرونگا چونکہ گذر ابلیس ملعون کا قالب آدم علیہ السلام مین قبل نفخ روح ہو چکا تھا جسکا مذکور اوپر گذر گیا فوراً انکے ذہن مین یہ خطرہ شیطانی و وسوسہ فاسد گذرا کہ باپ کو بیٹے کا شفیع ہونا چاہیے نہ کہ بیٹا باپ کی شفاعت کرے معاً اسکے جبرئیلؑ امین کو وحی الٰہی ہوئی کہ اے جبرئیل بہت جلد آدمؑ کے دل سے یہ خطرہ فاسد نکال ورنہ وہی خطرہ اس کی ہلاکت کا سبب ہوگا چنانچہ حضرت جبرئیلؑ نے بحکم رب جلیل فوراً سینۂ آدم علیہ السلام کا چاک کر ڈالا اور نصف وہ خیال فاسد نکال کر زمین بہشت مین دفن کیا اس تخم اندیشۂ شیطانی سے درخت گندم پیدا ہوا جو سبب اخراج جنت و انواع مذلت آدم علیہ السلام کا ہوا اور نصف ثانی جو کانون سینہ آدم علیہ السلام مین باقی رہا اُس سے نفس امارہ بنایا گیا جو شیطان داخلی جسم

انسان کا ہے اور محرک خواہش بد طبع انسان کا ہوتا ہے اور شیطان پردنی مجسم اسکی تائید کرتا ہے تب وہ خواہش وقوی سے فعل مین آتی ہے اور سبب کلفت عرامت اولاد آدمؑ کی تاقیام قیامت رہیگی

بیان اقسام نفوس انسانی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

مخفی نرہے کہ انسان کی حیات سے متعلق ایک تو نفس بفتحتین ہے اسکے لغوی معنی جذب کرنا نسیم کا ناک یا منھ سے سانس کے آنے جانے مین یہ واسطے ترویح قلب و رفع بخار کے ہے اور مجموعی اُن دونون آنے جانیوالی سانسون کو دم کہتے ہین جمع اسکی انفاس ہے دوم نفس بفتح اول وسکون ثانی ہے اسکے معنی جان و روح وعینیت ہر چیز کے ہین اور اسکی جمع نفوس و انفس ہے پس اس نفس مفتوح النون وسکون الفا کی تین قسمین بزرگان دین نے لکھی ہین اُن کی صراحت حسب ذیل لکھی جاتی ہے۔

قسم اول

نفس امارہ یعنی بد خواہشون کی طرف رغبت دلانے والا اسکی اصلیت وحقیقت خلقت اوپر لکھ جا چکی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے نفس وسوسۂ شیطانی سے خلق اور ہر فرد بشر کے جسم کے اندر ہمزاد کیا گیا ہے اور اسکی تین قسم ہین۔ ہمزاد غول بیابانی۔ شیطان انسی۔ کیفیت ہمزاد یہ ہے کہ قوم جنہ سے آدمی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی مرتا ہے خاصان خدا اپنے ریاضات ومجاہدات سے نفس کشی کے لیئے اسی نفس امارہ ہمزاد نام کو مار کے اپنا رام کرتے ہین اسطرح پر کہ جتنی ان کی خواہشین تنعمات ولذائذ وراحت وآسایش ہین یہ نفس امارہ کی پیدا کی ہوئی ہین وہ ہمیشہ اپنی طبیعت پر جبر و ظلم کرکے ان کو ترک کرتے ہین اور اسلیئے کل دلفریب اشیا سے طبیعت کارہ ومتنفر ہوتی ہے اسکو عمل مین لاتے ہین اسی جنگ ... مقابلہ مین جو ان جوانان اپنے ارادہ وعمل پر

غالب آتے جاتے ہین نفس سرکش اُن کا یعنے ہمزاد مضمحل ہوتا جاتا ہے جیسے انسان فاقہ کش وزن شوہر جابر وظالم آخرالامر نتیجہ اس ضد ومخالفت کا اس حد کو پہونچتا ہے کہ وہ موذی عاجز ومجبور ہوکر مطیع وفرمان پذیر ہو جاتا ہے اور پھر اپنے جبلی حرکات پر جرأت ومبادرت نہین کرتا اور جب وہ انسان مرتا ہے اسکے ہمزاد کو بھی ملائکہ ذبح کرکے قبر متوفی ہین اس کا ہم آغوش کردیتے ہین اور جو ہمزاد اجسام کفار ومشرکین کے ساتھ خلق ہوتا ہے اور مدت العمر اپنی بذریعۂ اجساد خاکی اپنے کے بغاوت ومخالفت دین حقہ سے وارتکاب معاصی کبیرہ وصغیرہ وانواع طغیان وکفران وافعال ناشایستہ وذمیمہ کرتا رہا اور اُس آدمی کو اپنا مطیع رکھا جب وہ مرا تو جسم پلید اُس کا خاک ہوگیا روح خبیثہ اس کی بعالم برزخ مبتلاے عذاب الیم ہوئی اور اس کے ہمزاد شیطان کو بسبب نجاست کفر ملائکہ ہاتھ نہین لگاتے کہ ذبح کیا جاوے لہذا وہ آوارہ ہوکر رجوع کرتا ہے اپنے ہمجنس شیاطین کی طرف مگر چونکہ تعلق اس کا ابدان انسان سے رہا ہے لہذا پوری موانست ومخالطت اسکو شیاطین مجردسے نہین ہوتی ہے بلکہ علٰحدہ ایک گروہ اپنا قایم کرکے صحرا وبیابانون مین بسر کرتے ہین اور متماثل باشکال مختلفہ ہوجایا کرتے ہین اور بیشتر اقوام کفار کو بہ تحریک خیالات باطلہ وترغیب افعال قبیحہ وتعلیم عقائد فاسدہ اپنا مطیع ومنقاد رکھتے ہین اور اکثر امور شدید مثل نیرنگ وفسون اس قوم کے جزو عقاید ورسوخ اعتقاد کے واسطے دکھایا کرتے ہین اور بمقتضے شرارت جبلی آدمیون کو راہ گلی مین ستاتے اور ڈراتے ہین اور ہر قسم کی طاقت مین شیاطین مجرد قوم جنہ سے کم ہین یہ ہین غول بیابانی جن کو بھوت پریت باصطلاح عوام وہنود مین کہتے ہین اور غول بیابانی کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ یہ گروہ جنہ وشیاطین مجرد سے علٰحدہ صحرا وبیابانون مین رہتے ہین چنانچہ اسی سے متعلق یہ روایت ذیل ہے۔

روایت کتاب عصمت

کتاب عصمت مین حضرت ابوالشیخ روایت کرتے ہین محمد بن سہیل مقری سے اور انھون نے محمد بن عبداللہ بن عمر دباغ سے اور انھون نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کی ہے جسکا ترجمہ اردو یہ ہے کہ چلا مین ایک راہ مین کہ اسمین غول بیابانی مجھے ملے یعنی بھتنے ناگہان دیکھا مین نے ایک عورت کو جو تھی اُس گروہ خبائث مین سرخ کپڑے پہنے ہوے ایک تخت پر بیٹھی ہوئی اور روشن تھین اس کی چارون طرفون مین قندیلین پس دیکھا مین نے کہ بلاتی ہے وہ عورت مجھ کو طرف اپنے پس جب دیکھا مین نے کہ بلاتی ہے وہ عورت مجکو اپنی طرف شروع کیا مین نے پڑھنا سورہ یٰسین کا پس بجھ گئین قندیلین اسکی اور کہتی تھی وہ عورت بہ تکرار میری طرف کر اے بندۂ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ اے بندۂ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ اب فروعات نفس امّارہ سے شیطان انسی کی صراحت باقی رہی جسکو رب غفور سورۂ ناس مین فرماتا ہے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ یعنے وہ شیطان کہ وسوسہ ڈالتا ہے آدمیون کے دلون مین شیطان جنی اور انسی سے بعض ترجمہ ہاے کلام مجید مین والناس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ وہ آدمی جو شیطان صفت اغوا و گمراہی خلق خدا کرتے ہین مگر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین ارقام فرماتے ہین کہ والناس سے یہ مراد ہے کہ وہ وسواس ڈالنے والا لوگون کی قوت متخیلہ ہے پس اس قوت کا تعلق اسی نفس امارہ سے ہو لہذا اسی کی ایک فرع سمجھی جاتی ہے۔

قسم دوم

نفس لوامہ ہے اسکے معنی یہ ہین کہ وہ نفس جو بد یا نیکیان سے اپنے اوپر بہت

ملامت کرے کہ یہ فعل ناجائز کیون تونے کیا یہ صفت مومنین کی ہے کہ انکا نفس اپنے افعال پر ملامت کرتا ہے

سوم

نفس مطمئنہ ہے اسکے معنی کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور فکر مین حق تعالی جل شانہ کے پورا اطمینان رکھنے والا یہ نفس انبیا علیہم السلام واولیاے کبار وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے

واضح ہو کہ ان ہر سہ نفوس کا ذکر کلام مجید مین حق جل و علا نے فرمایا ہے نفس امارہ کی بابت سورہ یوسف مین فرماتا ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیۡ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہے سورہ قیامہ مین لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۰ اور نفس مطمئنہ کی بابت سورہ فجر مین فرماتا ہے یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً

اور بعضون نے علاوہ ان تین قسمون کے جو اوپر مذکور ہوئین ایک اور چوتھی قسم نفس ملہمہ بھی لکھی ہے لغۃً اسکے معنی یہ ہین کہ ارادت مختلفہ اُس سے دل مین راہ پاوین مگر اسکا ذکر کلام مجید مین نہین ہے

بیان انکار ابلیس کا سجدہ آدم علیہ السلام سے اور رانع درگاہ ہونا اسکا حضرت جلال احدیت بصد ذلت وخواری

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

لکھا ہے کہ بعد نفخ روح کے قالب آدم علیہ السلام مین جب ملائکہ مامور بہ سجدہ آدمؑ ہوے اول سب سے جبرئیل علیہ السلام نے سجدہ کیا پھر میکائیلؑ بعد اسکے اسرافیلؑ من بعد عزرائیل علیہم السلام نے بہ تعمیل ارشاد رب العزت

ادا ے سجدہ کیا زان پس کل ملائکہ سموات سجدے مین گرے مگر ابلیس
لعین کہ سب کا معلم وافسر تھا کھڑا رہا گردن بھی نہ خم کی سو برس کے
بعد وبرو ایتے پانچسو برس کے بعد ملائکہ نے سجدے سے سر اٹھایا دیکھا کہ
ابلیس ناہنجار نے سجدہ نہین کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سے
منھ پھیرے ہوے کھڑا ہے اور صورت ملکی سے مسخ ہوکر بصورت دیو خبیث
متمثل ہوگیا ملائکہ نے یہ صورت واقعہ دیکھکر فورًا دوسرا سجدہ شکر اپنے فرمان
پذیری وتعمیل حکم ایزدی کا ادا کیا وہی سجدہ مثانے اس امت مرحومہ پر
ہر رکعت مین دو بارہ ادا کرنا فرض ہوا غرضکہ ابلیس نے جبکہ سجدے سے اباکیا
ارشاد ہوا کہ اے ملعون میرے خلیفہ کے سجدے سے کیون تو منکر ہی تب اس شقی
ازلی نے جواب دیا کہ مین آدمؑ سے بہتر ہون مجکو تو نے آگ سے خلق کیا اور
آدمؑ کو مٹی سے بنایا پس آگ مٹی پر ترجیح رکھتی ہے کیونکر مین اسکو لائق سجدے
کے سمجھون علماے مفسرین ومحدثین تحریر فرماتے ہین کہ بعد استنکاف ابلیس
لعین سکے سجدہ آدم علیہ السلام سے فورًا لباس کرامت وخلعت پیشوائی
اسکے جسم سے کھینچ لیا گیا اور بلاس لعنت ورسوائی اوس کے بدن پر اڑھادیا
اور تمامی نعمات آنجہانی والطاف وسعادات ربانی سے محروم ہوکر مقام
قربت اور حضوری سے نکال دیا گیا اور حسن صورت سے کہ جمیع ملائکہ پر
مرجح تھی مسخ کرکے ایک سخت ومہیب وبدمین وقبیح ترین صور خبیثہ سے اسکو
مشکل کیا اور سو برس مضیق دریاے غضب مین اسکو غرق رکھا جبکہ بعد انقضاے
اس مدت کے اس مردود پلید نے سر نکالا ابروے سیاہ وچشم ارزق ایسا بدہیئت واس درجہ کا کریہ منظر
ہوگیا کہ اگر اس صورت سے ظاہر ہووے تو کل خلق خدا دیکھکر اس کی ہیئت سے مرجاوے بالآخر جملہ سعادات
خروبرسے ذلیل ہوکر استیفاے جہات دنیوی مین مشغول ہوا اور قدم نحس و نامسعود اپنا پیچ ضلال و اضلال کے اول سے

حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام نے اُس ملعون پر لعنت کی بعد اسکے کل ملائکہ ہفت طبقات زمین و آسمان نے لعنت کر کے صحبت ملکی و سیر اجرام فلکی سے اسکو محروم کیا

صراحت اُن چار خواہشون ابلیس لعین کی جو بعد مخذول ہونے کے جناب احدیت سے اوس نے چاہین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	اسنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

روایت ہے کہ جب ابلیس لعین راندۂ درگاہ ہوا جناب احدیت مین اس مردود نے عرض کیا کہ اے پروردگار عالم مین نے لاکھون برس تیری عبادت کی جو آج تک کسی مخلوق سے نہین ہو سکی تو عادل ہے کسی کی حق تلفی نہین کرتا میری اس عبادت اور ریاضت کا معاوضہ مجکو دنیا ہی مین ملجاوے کیونکہ جزاے اخروی سے تو نے مجھے محروم و بے نصیب کر دیا ہے حکم ہوا اے ملعون کیا چاہتا ہے اس بیحیا نے اسوقت بھی اظہار انفعال و شرمساری و طلب عفو خطا نہ کی بلکہ ایسی چار خواہشین کین جو سراسر بدنیتی و خباثت و تمردی سے بھری ہوئی تھین اول یہ کہ اَبِ خَانْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۔ یعنے اے رب پس مہلت دے مجکو موت سے اس دن تک کہ لوگ قبرون سے اٹھائے جائین گے یعنی نفخۂ بعث تک اور چالاکی اس مین یہ کی کہ نفخۂ بعث کے بعد پھر کسی کو موت نہ ہوگی اس نے چاہا کہ مجھکو بلا چکھنے ذائقہ موت کے جو ہر ذی حیات کے واسطے ضروری ہے حیات ابدی ملجاوے اور اس عذاب الیم سے جو وقت مرگ یا بعد مرگ اسکے واسطے معین ہے محفوظ رہے چہ خوش

شعر

جز باذنی قم باذن اللہ بنیار دبزربا	باخدا ہم پنجہ انداز دہیت مغرور ما

مردود ازلی یہ نہ سمجھا یہ اس عالم الغیب حاضر و ناظر جمیع جہر و خفیات واقف مکنونات قلوب و نیات خالق موت و حیات سے کسی مخلوق کی چل سکتی ہے حکم ہوا فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ؀ پس تحقیق کہ تو موت سے مہلت دیا گیا ہے وقت معلوم تک وقت معلوم سے مراد اس نفخۂ ثانیہ تک کی ہے جس کا نام صعق ہے اور اس کے نفخ سے کل مخلوق جام فنا نوش کرے گی اور یہ موذی بھی سنان اجل سے اسی نفخہ مین قتل کیا جاے گا دوم قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ؀ دوسری یہ خواہش کی کہ تیرے کل بندون کے گمراہ کرنے پر مین قدرت پاؤن ارشاد ہوا اے ملعون وہ عوام جنسے جہنم کے بھرے جانے کا وعدہ ہے تیری اطاعت و تبعیت کرین گے اور جو خاص بندے ہین اُنپر کبھی تو قدرت نہ پاوے گا۔ سوم یہ دعا کی کہ میری اولاد کثیر ہو جو اپنا کام پورا کرسکین یہ دعا اس کی قبول ہوئی چہارم یہ کہ مین جس شکل سے چاہون متماثل ہوجاؤن یہ التجا بھی اس کی منظور ہوئی باستثناے حلیۂ پاک صاحب لولاک یعنی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ ان کی مشابہت و تماثل کی قدرت اس موذی کو کبھی نہین حاصل ہوسکتی ہے مدارج النبوۃ مین حضرت علامۂ زمان شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہین کہ جو شخص جمال باکمال محبوب رب العالمین سے خواب مین مشرف بزیارت ہو وہ رویاے صادقہ ہے کیونکہ شیطان اس صورت پاک سے متماثل نہین ہوسکتا یہ ضرور نہین ہے کہ خواب مین اصلی صورت پاک آپ کی دکھائی دے تب وہ خواب سچا سمجھا جاوے اور اس کی تماثل سے ابلیس ممتنع خیال کیا جاے کیونکہ اصلی صورت پاک کی زیارت سے بجز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور

لوگ مشرف وسعادت اندوز نہین ہوے پس جس چیز کا مشاہدہ براے العین نہوا ہو اس کی اصلی یا غیر اصلی ہونے کا علم کیونکر ہو سکتا ہے مگر جس شخص کو کہ زیارت جمال باکمال صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کسی قطع و وضع سے ہو اس کو صحیح سمجھنا چاہیئے اس لیے کہ ابلیس لعین کسی ہیئت مخالف کو بھی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نامزد نہین کر سکتا خداوند کریم ہر مومن کو نصیب کرے

بیان اغواے شیطان لعین کا حضرت ابوالبشر آدم وحضرت حوا علیہما السلام کو سرابستان جنت مین اور نکالا جانا اُن کا جنت سے اور آنا انکا دنیای محنت سرشت مین بصد رنج ومصیبت

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

راویان اخبار وناقلان آثار یون تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت آدم وحوّا علیہما السلام بحکم ملک علام بفراغ خاطر راحت گزین وعشرت پذیر ریاض خلد ہوے ابلیس لعین دشمن قوی ان کا کہ آمد و رفت باغ جنت سے ممنوع تھا اس فکر مین پڑا کہ کسی طرح دخول جنت پر قدرت پاکر آدم وحوا علیہما السلام کی راحت مین خلل انداز و تفرقہ پرداز فتنہ ساز ہو جب اس بدسرشت کو یہ معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام پر کل میوہ ہاے جنت مباح کیے گیے ہین مگر ایک درخت کی تمتع سے ممنوع ہین بہت خوشدل ہوا اگرچہ درگاہ صمدیت سے نکالا ہوا تھا مگر یہ برکت تین اسماے الٰہی کے کہ اس کو یاد تھے پڑھکر اوج پذیر سمٰوات ہوا اور بتدریج حیلۃً تا فلک ہفتم پونہچا دروازہ بہشت پر ایک ایوان یاقوت احمر کا بنا ہوا تھا اس مین چھپکر بیٹھ رہا اس انتظار مین کہ کوئی شخص اندر

متمتع وبہرہ اندوز کیا ہے ہیہات نتیجہ کار یہ ہوتا ہے کہ تم بہزار ذلت وخواری
وغربت وکربت جنت سے نکالے جاؤ گے اور کل یہان کی نعمتین تم سے
چھین لیجائینگی اور دار محنت آباد دنیاے زشت مین انواع علل واسقام واقسام
حزن وآلام مین رہکر مبتلا ہوگے اور نعمت حیات سے بکربت ممات آغشتہ
بخاک وخون کیے جاؤ گے غرضکہ ایسی باتین وحشت خیز وملال انگیز اس
مردود نے کین کہ حضرت حوا سخت متالم ہوئین اور ابلیس پر تلبیس سے
چارہ کار پوچھا اس مفتری نے ہدایت کھانے خوشۂ گندم کی کی وَقَاسَمَهُمَا
اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ ۔ اور قسم کھائی حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے
کہ تحقیق کہ مین واسطے تمھارے نصیحت کرنے والون سے ہون آخرکار افسون اس
مکار کاذب نابکار کا پوران پاک باطنون نیک ظن کے اوپر چل گیا کہ حضرت
حوا نے سات خوشے گندم کے توڑے ایک اس مین سے خود کھایا اور ایک
اپنے پاس ذخیرہ رکھا اور پانچ عدد لاکر حضرت آدم علیہ السلام کو دیے اور کہا
کہ ایک مین نے کھایا ہے کوئی میوہ جنت کا اسکی حلاوت ولطافت ذائقہ
کو نہین پہنچتا ہی لکھا ہے کہ گندم اسوقت شہد سے زیادہ شیرین اور مسکہ سے
زیادہ نرم اور دودھ سے زیادہ سفید تھا حضرت آدم سخت برہم ہوے
اور کہا اے حوا تجھکو کیا ہوگیا ہے کہ اپنے پروردگار کے عہد ومیثاق و
امتناع کو قطعاً تونے فراموش کیا اور شجر منہیہ سے ثمر ممنوع کو کھاگئی مگر تو
عذاب الٰہی وعقوبت قہاری سے نہین ڈرتی اور پرہیز نہین کرتی ہے حضرت حوا
نے کہا اس کی رحمت بے پایان اور مغفرت فراوان ہے ای آدم
کریم است ایزد تو ساغر بنوش ؏ یہ کہکر ایک قدح خمر جنت حضرت آدم کو پلایا جبکہ اسکا سرور
انپر غالب ہوا ایک خوشہ گندم انکے منہ مین دیدیا چونکہ وہ ازبس لذیذ تھا اس حالت
نسیان وخود فراموشی وعدم ادراک امرونہی مین کھاگئے ہنوز معدے تک بھی وہ
پہنچا تھا کہ کل حلہ ہاے بہشتی جسم سے گر پڑے اور تاج تقرب سر عزت سے مثل

مرغ بال پرواز اڑ گیا مرقوم ہے کہ حلہ ہاے جنت ہمشکل ناخونوں کے کل جسم پر تھے وہ بہ پاداش نافرمانی گر گیے مگر بطور نمونہ بغرض یادگار سر انگشتان پر رہ گیے کہ حضرت آدم جب دیکھتے تھے حلہ ہاے جنت کو یاد کر کے روتے تھے اور اب تک یہ اثر انکی اولاد مین باقی ہے کہ ہنگام افراط خوشی و جوش ہنسی کے آدمی جب اپنے ناخن دیکھے وہ سب خوشی و ہنسی محو ہو جاتی ہے یہ قصہ کتب تفاسیر مین بہت طویل ہے مختصر یہ کہ سب کے سب بسخطا جبار منتقم مبتلا ہوکر جنت سے بصد ذلت و خواری بلا سماعت عذر و پوزش پذیری نکالدیے گئے یعنے حضرت آدمؑ و حضرت حواؑ و ابلیس ملعون و طاؤس و حیۃ یعنی مار۔ چنانچہ حضرت آدمؑ سرزمین ہند کوہ سراندیپ مین اور حضرت حواؑ جدہ مین ابلیس ملعون بصرہ مین یا میسہ مین طاؤس حبش یا کابل مین مار اصفہان مین جنت کے پھینکے ہوے آکر گرے اور ہر ایک ان مین سے انواع و اقسام کے عقوبات مین مبتلا کیے گیے جو ہمیشہ ان مین اور ان کی اولاد مین قایم رہین۔

اول آدم و اولاد آدم علیہ السلام دس عقوبت ہاے دنیا مین مبتلا ہوے

اولؔ عتاب الٰہی بہ نافرمانی۔ دوؔم کشف ستر عورت بہ نزع حلہ ہاے بہشت سوؔم تبدیلی لون جلد بدن از سپیدی بہ کثافت ظلمت

چہاؔرم اخراج از جوار رحمت۔ پنجؔم صد سالہ فراق حواؑ بہ دنیا۔ ششؔم عداوت و خصومت شیطان با اولاد آدم تا قیام قیامت

ہفتؔم استقرار لقب عاصی بنام آدمؑ ہشتؔم تسلط و مشارکت شیطان نہمؔ ابتلاے آدم و اولاد آدم علیہ السلام بہ ملکوت سمٰوات با موال و اولاد آدم بدرد و محن و آلام و اسقام از دنیا دہمؔ تعب تلاش معاش کہ سوہان روح و کاہش جان انسان ہے

دوم حوا علیہا السلام ہژدہ عقوبت ہاے دنیا مین مبتلا کی گئین

اولؔ نجاست ایام معینہ دوسرؔے ثقل حمل مدت نہ ماہ تیسرؔے شدائد وضع حمل

چوتھے محنت عدت | پانچوین رحمت | چھٹے اختیار طلاق بہ شوہر
ساتوین کمی میراث | آٹھوین نقصان شہادت | نوین نقصان عقل
دسوین نقصان دین وعقائد | گیارھوین محرومی تحیت وسلام سے | بارھوین محرومی جمعہ و جماعت سے
تیرھوین محرومی پیغمبری سے | چودھوین محرومی سلطنت و بادشاہت سے | پندرھوین محرمی حصول فضائل جہاد سے

سوم ابلیس ملعون جو دس عقوبت ہاے ابدی مین مبتلا کیا گیا اسکی وہی مثل ہوئی

شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی | گو مشت خاک ماہم بر باد رفتہ باشد

اول انتزاع سلطنت روے زمین دوم اخراج از جوار رحمت سوم مسخ صورت ملکی وآسمان دنیا وخازنی جنت۔
چہارم تبدیلی نام از عزازیل۔ پنجم پیشوائی ہمہ اشقیا۔ ششم ملعونیت ابدی بہ ابلیس
ہفتم سبب مغفرت الٰہی ہشتم مسدودی در توبہ نہم ارتداد اس ملعون کا
دہم خطیب اہل النار رہونا

چہارم طاؤس

طاؤس کے جنت مین چھ سو باز و تھے ہر ایک انکا زرنگار و مرصع کار و مکلل بجواہر و ملون بالوان مختلفہ خوشنما و تابدار تھا وہ سب اکھاڑ لیے گئے صرف دو بازو بدرنگ کرکے چھوڑ دیے گئے اور پیر اس کے بہ شومی اس پائمردی کے کہ شیطان کے بہشت مین لانیکی بابت کی تھی مسخ کرکے کریہ منظر وسیاہ رنگ کر دیے گیے اور جنت سے نکالا گیا

پنجم حیہ یعنی مار

سانپ خلد برین مین ایسا حسین جانور تھا کہ مثل اسکا دوسرا نہ تھا اسکے چار پیر مثل دواب کے تھے اور سر اسکا زبرجد کا تھا اور کل بدن اسکا مختلف الالوان سرخ و سبز و زرد رنگ سے مثل آفتاب کے درخشندہ تھا لمعان انوار اسکے دور دور جاتے تھے اور دانت اسکے ہمچو خوشہ مروارید منظوم تھے زبان اسکی مشک سفید سے تھی دُرج دہان اسکا مختوم پشت مثل نقرہ بیضا شکم مانند دُر درخشان گردن جواہرین تھی وہ کل جسم اسکا مسخ بہیئت بد ہوگیا اور دہن بسبب اس بدیمنی کے کہ شیطان کو منہ کے اندر رکھکے جنت مین لیگیا تھا پُراز زہر ہلاہل کردیا گیا اور چارون پیر مفقود کرکے بشامت عمل پیٹ کے بل زمین کو رگڑ کے چلنے کا حکم ہوا اور غذا خاک تیرہ سے اسکی مقرر ہوئی علاوہ ان کے درخت انجیر دعو دبھی بجرم دینے برگ ستر پوشی آدم علیہ السلام کے جنت سے منقلب الحالت ہوکر نکالے گئے کتب تفاسیر مین یہ بھی مرقوم ہے کہ بعد نزع حلہ ہاے جنت کشف عورت آدم وحوا علیہما السلام کا ان دونون کو معلوم ہوتا تھا مگر چشم دیگر خلائق سے ستار مطلق نے مثل جنہ وملائکہ وغیرہم کے بدستور مستور رکھا تھا اور اپنے خلیفہ کی حرمت نگاہ رکھی فقط

شرح مکائد ابلیس لعین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ ابلیس پر تلبیس جب بصد ورنا فرمانی راندۂ درگاہ بیچونی ہوا اول چالاکی اسنے خداوند عالم ہی سے کی کہ نفخۂ بعث تک موت سے مہلت مانگی جسکے بعد کسی کو موت نہو گی اور اسنے چاہا کہ اپنی فطرت سے مہلت پاؤن تو عذاب ہاے وقت مرگ و بعد سے بچون لیکن اسمین ناکام رہا بعد اسکے سکّان بہشت کو دم دیکر داخل جنت ہوا حضرت آدم علیہ السلام کو وہان سے نکلوایا - قابیل پسر اوّل آدم علیہ السلام سے ہابیل پسر دوم کو بیگناہ قتل کرایا - ادریس علیہ السلام کی قوم کو اوثان واصنام تراشی وبت پرستی کرنا سکھایا قوم نوح علیہ السلام کو انکی ایذا رسانی پر آمادہ کرکے کل عالم کو بعذاب طوفان غرق آب کرایا - قوم عاد وثمود کو حضرت ہودؑ وحضرت صالحؑ کی دعاے بدسے غارت کرایا - نمرود کو

شرکیہ	وہمیہ	رویدیہ	ناکثیہ
یہ کہتے ہین کہ ایمان سبکا غیر مخلوق ہے کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہین ہوتا ہے	یہ کہتے ہین کہ ہمارے افعال کے واسطے سزا نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ دنیا فانی نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ خروج اوپر امام کے جائز ہے
[illegible]یہ	قاسطیہ	نظامیہ	متوقفیہ ۱۲
یہ کہتے ہین کہ توبہ گنہگار کی قبول نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ کسب علم و ریاضت و حکمت و مال فرض ہے	یہ کہتے ہین کہ حق تعالی کو شی کہنا جائز ہے	یہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے ہین کہ شر مقدر ہے یا نہین

سوم فرقہ جہمیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہاے ذیل مین ہین

معطلیہ	مترابصیہ	متراقبیہ	واردیہ
یہ کہتے ہین کہ اسماء و صفات خداوند عالم مخلوق ہین	یہ کہتے ہین کہ علم و قدرت و مشیت مخلوق ہین اور خلق غیر مخلوق ہے	یہ کہتے ہین کہ حق تعالی مکان مین ہے	یہ کہتے ہین کہ جو شخص دوزخ مین جاوے گا پھر نہ نکالا جاوے گا اور مومن دوزخ مین نہ جاوے گا
حرقیہ	مخلوقیہ	عبریہ	فانیہ
یہ کہتے ہین کہ جو شخص جہنم مین جائیگا جل کر خاک ہو جائیگا اور پھر اسکا اثر و نشان وجود بھی نہ باقی رہیگا	یہ کہتے ہین کہ قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور مخلوق ہین	یہ کہتے ہین کہ محمد رسول اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ایک عاقل و حکیم تھے نہ رسول	یہ کہتے ہین کہ دوزخ و جنت دونون فنا ہو جائینگے
زنادقیہ	لفظیہ ۱۱	قبریہ ۱۱	واقفیہ ۱۲
یہ کہتے ہین کہ معراج روح سے ہوئی نہ بدن سے اور	یہ کہتے ہین کہ قرآن کلام قاری ہے کلام	یہ گروہ عذاب قبر کے منکر محض ہین	یہ کہتے ہین کہ مخلوقیت قرآن مین ہمکو توقف

منکر ہین ۹ قرآن مجید کو [illegible] یہ خداوند عالم [illegible] علیہ السلام [illegible] کلام ہے [illegible] الموت سکے منکر ہین [illegible] سوال نکیرین و اور عذاب قبر و [illegible] زبان [illegible] یہ کہتے ہین کہ ایمان ۱

حق تعالیٰ مرئی ہے دنیا آئی نہین ہے مگر بعضی ہے
ہین اور عالم قدیم ہے اسکے کلام خدا ہین
اور قیامت کے منکر ہین

چہارم فرقۂ مرجیہ[۱] کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہاے ذیل مین ہین

مشبہیہ	تارکیہ	شائیہ	راجیہ
یہ کہتے ہین کہ آدمی کو خداوند عالم نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔	یہ کہتے ہین کہ بعد ایمان کے اور کوئی چیز فرض نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ جسنے لا اله الا الله کہا اسکا جو جی چاہے خطا و گناہ کرے اسپر کچھ عذاب نہ ہوگا	یہ کہتے ہین کہ بندہ طاعت سے مقبول اور معصیت سے عاصی نہین ہوتا
شاکیہ	**بہیسیہ**	**عملیہ**	**منقوصیہ**
انکو اپنے ایمان مین شک ہے کہتے ہین روح خود ہی ایمان ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان علم ہے جو امر و نہی نہین جانتا ہے وہ کافر ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان عمل ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم
مستثنیہ[۹]	**اثریہ**[۱۰]	**بدعیہ**[۱۱]	**خشویہ**[۱۲]
یہ کہتے ہین کہ مومن ہم ہی ہین	یہ کہتے ہین کہ قیاس باطل ہے صلالیت دلیل نہین رکھتا	یہ کہتے ہین کہ اطاعت امیر کے حکم کی واجب ہے گو وہ معصیت کرے	یہ کہتے ہین کہ واجب و سنت و مستحب ایک ہی ہے

پنجم فرقہ خارجیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہاے ذیل مین ہین

ازرقیہ	ریاضیہ	لمسیہ	خازنیہ
یہ کہتے ہین کہ کوئی شخص خواب مین نیکی نہین دیکھتا	یہ کہتے ہین کہ ایمان قول صالح و عمل صالح و نیت	یہ کہتے ہین کہ ہمارے مدعا جو حاصل ہوئے وہ بقدرت	یہ کہتے ہین کہ فرضیت ایمان کی پہچانی نہین گئی

[illegible]

ہے کہ وحی منقطع ہو گئی ہے	وسنت ہے	وخواہش حق تعالی نہین ہین
خلفیہ	**کوزیہ**	**معتزلہ**
یہ کہتے ہین کہ بھاگنا مقابلہ کفارہ سے اگرچہ وہ دو چند ہون کفر ہے	یہ کہتے ہین کہ بدن بغیر بہت ملنے کے پاک نہین ہوتا	یہ کہتے ہین کہ شر تقدیر الٰہی نہین ہے اور نماز با امامت فاسق نچاہیے اور ایمان مکسوب بندہ کا ہو و قرآن مخلوق ہے اور دعا و صدقہ سے مردون کو کچھ نفع نہین ہے اور معراج بیت المقدس سے آگے نہین ہے حساب و کتاب و میزان کچھ نہین ہے اور فرشتے مومنین سے افضل ہین اور رویت حق قیامت مین نہوگی اور کرامت اولیا نہین ہے اور اہل جنت سو وینگے اور مرینگے اور مقتول اپنی موت سے نہین مرا اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کچھ نہون گی

کسریہ	سیموسیہ	محکمیہ	سراجیہ	اخنفیہ
یہ کہتے ہین کہ زکوٰۃ دینا فرض نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان بالغیب باطل ہے ہے	یہ کہتے ہین کہ حق تعالی کا علم خلق پر نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ اگلے قصص ہمارے واسطے حجت نہین ہین بلکہ انکے انکار واجب ہے	یہ کہتے ہین کہ جزائے عمل اور اسکا اجر بندہ کو نہین ملتا ہے

ششم فرقہ رافضیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہای ذیل مین ہین

علویہ	ابدیہ	شیعہ
یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض کو نبی جانتے ہین	یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض کو شریک نبوت جانتے ہین	اس گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کو جمیع صحابہ سے افضل و اولی نہ جانے کافر ہے
اسحاقیہ	**زیدیہ**	**عباسیہ**
یہ کہتے ہین کہ نبوت ختم نہین	یہ کہتے ہین کہ امامت نماز کی	یہ گروہ بجز حضرت عباس رض ابن

ہوئی	اولاد علی بن طالب کے دوسرے کو جائز نہین ہے	عبدالمطلب کے اور کسی کو امام نہین جانتے ہین
امامیہ ۷	**نارشیہ** ۸	**متناسخیہ** ۹
یہ گروہ کسی وقت نہین کو امام غیب حجت خدا سے خالی نہین جانتے ہین	یہ کہتے ہین کہ جو شخص اپنے کو اورون سے افضل سمجھے وہ کافر ہے	یہ کہتے ہین کہ جان نکلنے کے بعد جائز ہے کہ وہی روح دوسرے کالبد مین داخل ہوجاوے
لاعنیہ ۱۰	**راجعیہ** ۱۱	**مرتضیہ** ۱۲
یہ گروہ طلحہ وزبیر وعائشہ صدیقہ رضی عنہم وغیرہم پر لعنت کرتے ہین العیاذ باللہ	یہ کہتے ہین کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ دوبارہ دنیا مین آوین گے اور فی الحال ابر مین رہتے ہین	یہ گروہ متفق اس بات پر ہین کہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنا روا و جائز ہے

ان ہفتاد و دو ملت کے علاوہ جو مذکور ہوے رسالہ ابوالقاسم رازی مین گیارہ فرقے اور مذاہب مختلفہ کے لکھے ہین جو بعد کو قائم ہوے ان کی صراحت بھی درج ذیل ہے

کرامیہ ۱	دہریہ ۲	حالیہ ۳	باطنیہ ۴	اباحیہ ۵	براہمیہ ۶
شعریہ ۷	سوفسطائیہ ۸	فلاسفیہ ۹	سمنیہ ۱۰	مجوسیہ ۱۱	×

اور یہ سب فرق مذاہب اسلام مین تو ابلیس ملعون نے ابتداہی مین بعد ختم قرن خیر القرون کے قایم کر دیے تھے جنکے شعبے اور شاخین صدہا اور ہوگئی ہین وہ شقی ازلی تو اسلام کا ایسا قوی دشمن ہے کہ فرقہ ہاے ضالہ مسلمان مین بڑھاجاتا ہے اور قیامت تک یون ہی بڑھائیگا غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ خاص ہمارے زمانہ مین وماقبل اس کے اس موذی نے کتنے گروہ ہاے مسلمانون کو جادۂ اعتدال سے منحرف کرکے نفس امارہ کا مطیع کر دیا ہے کہ آزادی سے جو فعل جو شخص چاہے کرے تکلیف شرعی بالکل اپنے اوپر نہین رکھے اور انسان سے بہائم صفت ہوگئے جو غیر مکلف و آزاد ہین لطیفہ

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ سات قسم شیاطین جنکا ذکر بصراحت اوپر لکھ چکا ہون حق تعالی نے خلق کیے ہین جنکی خلقت عین نار و ظلمت دخانیہ سے ہے یعنے

جنہ	دیو	شیاطین	نفس امارہ	غول بیابانی	ہمزاد	شیطان انسی

اور حسب روایت صاحب لطائف معنوی سات ہی جہنم بنا گئے ہین یعنی

سقر	سعیر	انطے	حطمہ	جحیم	جہنم	ہاویہ

تاکہ ہر ایک گروہ شیاطین ہمعہد اپنے جہنمون کے صدر نشین ہووین

اور سات ہی ستارہ روان یعنی سبع سیارہ ہین

قمر	عطارد	زہرہ	شمس	مریخ	مشتری	زحل

چنانچہ ملائکہ وقت صعود شیاطین سے آسمان پر باستراق اخبار عالم بالا ان ستارون سے شعلہ ہاے جوالہ آتشین بناکر ان ملاعنہ کو رجم کرتے ہین اور سات ہی اقالیم کل روے زمین مین منقسمہ حکما ہین

دقواق	عمان	شام بیت المقدس	طنجہ	ازہرہ	مقالیہ	جابلقا

پس اقلیم اول کی مضافات سے جزیرہ ومرگنگ ہی مبدا خط استوا دہ مسکن شیاطین ہے وہین سے اقالیم سبعہ مین پھیلتے ہین - اور سات ہی کوہ اعظم روے زمین پر ہین اول انمین کوہ قاف ہے جسکے نسبت صاحب معجم البلدان بحوالہ روایت کتاب عجائب المخلوقات لکھتے ہین کہ وہ کل روے زمین کو احاطہ کیے ہوے ہے بلندی اسکی قریب فلک اول کے ہے اور جرم اسکا زمرد سے ہے اور رنگ کبودی ہے اور کل ساتون پہاڑون کی تفصیل یہ ہے

کوہ قاف	کوہ دماوند	کوہ سراندیپ جہان قدم آدم علیہ السلام ہے	کوہ گلستان	کوہ درن	کوہ لزکیان	کوہ چین

یہ پہاڑ اماکن شیاطین ہین - اور بروایت جواہر التفسیر و تکملۃ القصص سات ہی طبقات زمین کے ہین

برکا	اخلدہ	عرقہ	عربیا	ہوملتا	سجین	عجیبا

پس عجیبا طبقۂ ہفتمین موضع شیاطین واتباع اسکے کا ہے اور سات ہی دن ہین
شنبہ یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ
اور سات ہی منزل قرآن مجید مین بحساب فمی بشوق ہین۔

منزل اول	دوم سورہ	سوم سورہ	چہارم سورہ	پنجم سورہ	ششم سورہ	ہفتم سورہ
سورہ فاتحہ سے	مائدہ سے	یونس سے	بنی اسرائیل سے	شعراء سے	والصافات سے	ق سے

پس ہر سورہ کے اول حرف کو جس سے منزل شروع ہوئی ہے لیکر لفظ فمی بشوق بنا ہے۔
اور سات ہی قراء ہین جنھون نے سات قرأتین بنائی ہین اور سات منزل قرآن ہفتہ کے
ہر روز مین ایک منزل تلاوت کے واسطے مقرر کی ہے تا نہ ہر ہفتہ اقسام شیاطین ہر دن
انسان سے گریزان ومغلوب رہین کیونکہ شیاطین باستماع تلاوت قرآن مجید سے
بھاگتے ہین وہ ہفت قراء یہ ہین
نافع مدنی۔ عبداللہ بن کثیر مکی۔ ابو عمرو بصری۔ ابن عامر شامی۔ عاصم کوفی حمزہ کوفی کسائی
اور بروے قواعد طبیہ سات ہی پردہ ہاے چشم ہین

ملتحمہ	قرنیہ	عنبیہ	عنکبوتیہ	شکبیہ	مشیمہ	صلبیہ

اور ہفت اندام یعنی سات ہی اندام جسم انسان مین ظاہری اور سات باطنی ہین ہفت
اندام ظاہری یہ ہین

سر	سینہ	پشت	دست راست	دست چپ	پای راست	پای چپ

اور ہفت اندام باطنی یہ ہین۔

دماغ	دل	جگر	سپرز	شش	زہرہ	معدہ

پس آدمی کو چاہیے کہ ہرایک اندام ہفتگانہ اپنے کو ظاہری وباطنی تصرف وحلول وغلبہ ہفت شیاطین سے
بذریعہ ساتون پردہ ہاے چشم کے نگاہ رکھے مگر امکان اسپر بغیر پابندی احکام شرعی کے آدمی نہین پاسکتا
خالق کائنات سبکو اسکی توفیق عطا فرماوے۔ وبروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ سات ہی دریا روے زمین پر عظیم
واقع ہین جو ہر ایک دوسرے پر محیط ہے اور الغین کی نسبت حق جل وعلا اپنے کلام پاک مین بہ سورۂ لقمن خبر دیتا ہے
وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ یعنی اور دریا ہو سیاہی اُسکے پیچھے اسکے ہوون سات دریا۔ اور دریا یہ ہین

بحر محیط ۱ بحر قیس ۲ بحر اصم ۳ بحر مظلم ۴ بحر مرماش ۵ بحر ساکن ۶ بحر باکی ۷

اور بروایت صاحب تذکرہ مرآۃ الجنان نام انکے یہ ہین

دریائے اخضر ۱ دریای عمان ۲ دریای قلزم ۳ دریای بربر ۴ دریای اوقیانوس ۵ بحر روم ۶ دریای اسود ۷

اور بروایت صاحب برہان کتاب لغت کے نام انکے یہ ہین

دریای چین ۱ بحر عرب ۲ بحر روم ۳ بحر نسطنس ۴ بحر طبریہ ۵ بحر جرجان ۶ بحر خوارزم ۷

آدمی جب سوار دریا ہوتے شیاطین جمع آتے ہین کہ سواران کشتی کو ضرر پونہچاوین اگرچہ حفاظت حافظ حقیقی ہر جگہ حافظ و نگہبان ہی مگر چونکہ خاصہ طبعی شیاطین ملاعنہ کا یہ ہی کہ تلاوت قرآن مجید سے بھاگتے ہین لہذا بسواری کشتی چاہیے کہ آیات قرآنی ضرور پڑھتا رہے اور بزرگان دین نے بہنگام سواری دریا یہ آیہ پاک جو بہ سورہ ہود واقع ہی مخصوص لکھی ہی بِسمِ اللّٰہِ مجرٖیھا و مُرسٰھا اِنَّ رَبِّی لغفورٌ رحیم

اور ہفت مرد یعنی سات ہی مرد کتب لغت مین لکھے ہین جو ہر ہفت اقسام شیاطین کے اول درجہ کے دشمن ہین اول انمین ذات پاک جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعدہ ہر چہار خلفای راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وحضرات حسنین رضی اللہ عنہما ہین قادر مطلق ان ساتون مردان خدا کے طفیل سی ہر ہفت اقسام کی شیاطین سے بچاوے اور سات ہی آسمان ہین اول رقیعا دوم قیدوم سوم زیلون چہارم زیون پنجم الیباثیقون ششم روعائل ہفتم فلک العرش ان ساتون آسمانون کے ملائکہ فرداً فرداً عزازیل ملعون پر لعنت کرتے ہین اور اتباع و امثال اسکی پر۔ اور ہفت ہیکل یعنے سات ادعیہ ماثورہ ہین جو دفع شیاطین وحصول انسیت کے واسطے ہر روز مخصوص وظیفہ مین پڑھے جاتی ہین

ہیکل اول شروع از آیۃ الکرسی ہیکل دوم از آیہ وقالت امرأۃ عمران ہیکل سوم آمن الرسول

ہیکل چہارم از آیہ وقل جاء الحق وزہق الباطل ہیکل پنجم از آیہ قال رب انی وھن العظم ہیکل ششم از آیہ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن

ہیکل ہفتم شروع از آیہ ان یکاد الذین کفروا

علاوہ انکے بہت سی تمثیلین کتب تواریخ وتفاسیر مین لکھی ہین جنکی تحریر مین طوالت کا خیال ہے کیونکہ مقصود مؤلف اختصار ہی لہذا اُنسے قطع نظر کی گئی بہر حال آدمی کو چاہیے کہ کبھی اپنے

علم و فنس و افعال پر نازش وغیرہ نہ کرے گو سراسر نیک ہون اور اس موذی دشمن دین و ایمان کو اپنے سے دور نہ سمجھے ہر وقت جناب احدیت مین اسکے شر سے پناہ مانگتا رہے اور ڈرتا رہے مطابق اشعار غزل مولف جسکے منتخب چند شعر یہان نقل کیے جاتے ہین۔

غزل مولفہ

دنیا کا تعلق نہین چھٹنے کا بشر سے	اللہ بچاے رہے شیطان کے شر سے
تا کا جسے مارا اُسے پھر وہ نہین بچتا	دشمن ہے یہ نامرد کہ پنہان ہے نظر سے
ہین تین جگہ ڈر کی بچے فتنہ سے ان کے	زن اور زمین صاحب اموال کے زر سے

فَاللّٰہُ خَیۡرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ اب آگے بیان اسکا ہے کہ وساوس شیطانی قلب بشر مین کیونکر پڑ جاتے ہین اکثر ناواقف و بے علم لوگ اسمین بہت الجھتے ہین کہ شیطان کا قلب بشر مین کیونکر پہونچتا ہے لہذا اس واقعہ کو بصراحت تحریر کیا ہے کہ ہر شخص اس سے آگاہ ہو کر مطمئن ہو جاے

اقسام وساوس شیطانی و تفصیل اسکی کہ کیونکر قلب بشر مین پڑ جاتے ہین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ ترکیب خلقت شیاطین ملاعنہ ظلمت دخانیہ جوہر لطیف نار مجرد سے ہے اسوجہ سے خلقی تاریکی انکے مادہ مین بھری ہے جو ہمیشہ کارہاے بد کے ارتکاب مین مہیا رہتے ہین اور لعباد انکے لطافت مین صفت ناریت رکھتے ہین اور یہ کلیہ ہے کہ کوئی عرض بدون جوہر محسوس نہین ہوتا جیسے الوان مختلفہ کہ بدون جامہ یا برگ و بار حروف بدون کاغذ و تختہ وغیرہ دکھائی نہین دیسکتے اسیطرح انکے اجسام لطیفہ بسبب اسکے کہ عرض و جوہر مین یکسان ہین بسبب لطافت ناریہ کلیۃً محسوس نظر نہین ہوتے اور بسبب لطافت جسمیہ کے بہت آسانی و سرعت سے روح حیوانی انسان مین حلول کر جاتے ہین اور وہ اجسام بشری جنمین استعداد اور قابلیت قبول افعال ذمیمہ کی ہے انکے اعضا و جوارح ظاہری سے بواسطہ اسی روح حیوانی کے علماً و عملاً قولاً و فعلاً ارتکاب گناہ کراتے ہین اور کبھی اسی قسم کا تصرف اعضاے اندرونی جسم انسان پر یعنی قلب بشر مین کر کے

وساوس فاسد وخطرات ناجائز پیدا کرکے طبع انسان پر مستولی کردیتے ہین وہ اغوای شیطانی ہے
اور وہی اوہام مستلزم صدور معاصی صغیرہ وکبیرہ کے انسان سے ہوتے ہین چنانچہ حدیث شریف ذیل
مصدق اس تقریر وتحریر کی ہو کہ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ یعنی تحقیق کہ شیطان
خون کی طرح آدمی کی رگ و پے مین دوڑتا ہی اور جو ارواح طیبہ و اجسام مطہر جنس بشر کہ ہین جنمین قابلیت
ارتکاب معاصی خالق عالم نے بمشیت ازلی پیدا ہی نہین کی اور وہ معصوم ہین جیسے ملائکہ وانبیا
علیہم السلام یا قابلیت تھی مگر وہ ریاضت و نفس کشی ومجاہدات و تزکیہ قلوب سے دور کردی گئی
اور وہ نفوس مزکی ومقدس ہوگئے جیسے اولیا اللہ ایسی ارواح واجساد کے قریب گذر بھی
اس موذی کا نہین ہونے پاتا تصرف ظاہری وباطنی کا انکے اوپر کیا ذکر ہے -

روایت

حرز ثمین شرح حصن حصین مین لکھا ہو کہ انسان جب تک عبادت وذکر الٰہی مین مصروف رہتا ہے
شیطان اسکے قریب نہین آتا اور جب کارہاے دنیاوی مین مشغول ہوتا ہے وہ مفتری بھی
آدمی کی مصاحبت ومشایعت کرتا ہی لیکن دنیا کے کامون مین اگر پابندی امر و نہی احکام شرعی
کی کرے وہ زمانہ بھی عبادت الٰہی مین شمار کیا جاتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے

تنبیہ

مخفی نرہے کہ وساوس دو قسم کے ہوتے ہین ایک بدخیالات جنکا نتیجہ آدمی کو خراب کرنیوالا
ہوتا ہو مثلاً وہ امور جو فہم بشر سے باہر ہین یا وہ راز جنکا فاش کرنا مشیت کے خلاف ہو اپر بحث
کرنا جیسے ذات وصفات الٰہی کی تحقیق نبوت ورسالت کے بھید ونکی تلاش امور اخروی کے
خطرات کو دل مین جگہ دینا مسئلہ جبر واختیار پر غور و فکر کرنا احکام قضا وقدر قادر مطلق کی لم دریافت
کرنا جنگ وجدل باہمی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق وناحق کی تلاش - اللہ تعالےٰ
جل شانہ کی بخشش عام پر بھروسا کرکے اعمال وافعال سے قطع نظر کرنا - یا اسکی رحمت سے
بالکل ناامید ہوجانا - غیر خدا کو اپنے دینی ودنیوی امور مین کفیل کار کرنا - اور ندا کرنا انکو اور
انکی عدم پرستش مین اپنی جان و مال و اولاد کی مضرت پر یقین کرلینا - نیک کامونمین نمایش دریا
میل خاطر کرنا جو مزیل ثواب ہین اور صدہا ہزارہا امور اسی قبیل کے ہین جنکی صراحت لاالی غیر النہایۃ

امکان سے باہر ہے اور مطلب اصلی اس مغوی کا یہ ہوتا ہی کہ اس قسم کے وسوسون پر غور و فکر کرتے کرتے کسی غیر واقعی و باطل خیال کی واقعیت پر آدمی یقین کر لے اور راہ راست سے گمراہ ہو کر اسکا ہمنفس ہو جاوے - دوم نیک خیال بھی کبھی یہ مردود بشر کے دلمین ڈالتا ہی مگر بدنیتی و بدخواہی سے اس طور پر کہ کسی چھوٹی نیکی پر اس غرض سے رغبت دلاتا ہی کہ کوئی بڑی نیکی ثواب عظیم والی سے اسکو محروم و باز رکھے جیسے قریب وقت نماز کے کسی مریض کی اعادت پر عازم کر دیا اور اس آمد رفت مین اسوقت کی نماز قضا کروا دے جسکا گناہ عیادت مریض کے ثواب سے وہ چند زیادہ ہی یا کسی مجمع عام مین کوئی خیرات و ایثار کسی شخص سے کرا دیا اور دلمین خیرات کنندہ کے یہ خیال ڈالا کہ اس خیرات کرنے سے ہمارا وقار و نام لوگونکی نگاہ ہو نمین زیادہ ہوگا ہماری عالی ہمتی و سیر چشمی دیکھکر جہان جہان اس مجمع کے لوگ جائینگے ہماری تعریف کرینگے اُس سے ہماری شہرت و ناموری اطراف عالم مین شایع ہوگی نتیجہ اس کار خیر کا یہ ہوا کہ اس خیال فاسد کے بدولت ثواب اسکا بالکل زائل ہو گیا اور گناہ جو بدرجہ اس ثواب سے زائد ہے خیرات کرنے والے کے سر پر لادا گیا اور اس مردود کا مطلب حاصل ہوا -

بیان رجم شیاطین جو بذریعہ شہاب ثاقب کے آسمان سے ملائکہ بحکم الٰہی کرتے ہین اور وہ ملاعنہ اس سے جلتے ہین اور بھاگتے ہین -

مت کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

رجم شیاطین کے معنی لغوی ہانکنا شیاطین کا اس ستارہ سے جو مثل شعلہ کے مشتعل ہے چنانچہ فرماتا ہی پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین بہ سورہ ملک وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ؕ ور مقرر آراستہ کیا اور زینت دیا ہمنے آسمان دنیا کو جو زمین سے بہ نسبت دیگر افلاک کے نزدیک تر ہی اُن ستارون سے جو شب کو مثل چراغون کے چمکتے ہین اور کیا ہمنے انھین ستارون کو شعلہ ہانکنے والے شیاطین کے جبکہ بقصد استراق سمع وہ آسمان پر جانے کا ارادہ کرتے ہین اور مہیا کیا ہمنے واسطے انکی عذاب جلانیوالا دنیا مین شہاب ثاقب سے اور آخرت مین آگ بھڑکنے والی سے اور

دوسری جگہ سورۂ طارق مین فرماتا ہی وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ. وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ
اور قسم کھاتا ہون مین آسمان کی اور اس ستارے کی جو رات کو دوڑتا دکھائی دیتا ہی اور کیا
جانتا ہی تو کہ کیا ہی وہ رات کا آنے والا ستارہ وہ ایک ستارہ ہی شعلہ کردار کہ جلا دیتا ہی شیاطین کو
اور انکی چشم خیرہ کرتا ہی مثل چمگادڑ کی آنکھ کے جیسے آفتاب کی روشنی مین وہ بے نور ہو جاتی
ہی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ قبل طالع ہونے آفتاب عالمتاب رسالت یعنی نور محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیاطین جنہ صعود کرکے آسمان سے متصل ہو جاتی تھے اور اخبار
عالم بالا متعلق بنظام قدرت ملائکہ مامورین کار و خدمات سے سنکر زمین پر آتے تھے اور
کاہنان وساحران وقت سے سب وہ خبرین بیان کرتے تھے وہ کاہن وساحران اخبار کو
باظہار اپنی غیب دانی کے بطور پیشین گوئی کے کفار معتقدین اپنے سے کہا کرتے تھے اور اسی کے
مطابق واقعات عالم ظہور پذیر ہوتے تھے جسکی وجہ سے بنائے کفر والحاد مستحکم تھی چونکہ یہ امت
مرحومہ ہی اور منعم حقیقی نے اپنی نعمت اسپر ختم کی ہی لہذا بغرض تحفظ ایمان وعقائد مسلمین و
مومنین اس امت کے یہ سلسلہ استخبار شیاطین ملاعنہ کہ فتور عقائد و اختراع وساوس واہمہ
کا زبردست آلہ ہی تیغ رجم سے بالکل قطع کر دیا اور گروہ ملائکہ کو مامور کیا کہ جب وہ ملاعنہ قصد
صعود آسمان کا کرین وہ فرشتے ایک گیند شعلہ آتشین کا ستارہای فلکی سے مہیا کرکے مارین
چنانچہ اسکے خوف سے وہ نابکار بھاگے ہین اور اگر کسیکے کچھ پڑ گیا تو وہ انکو جلا دیتا ہی چنانچہ جب
خبرونکا ملنا آسمان سے بند ہو گیا تب وہ سلسلۂ سحر وساحری بھی یکقلم موقوف ہو گیا کیونکہ جب خود
شیاطین خبر نہین پاتے تو ساحرون سے کیا کہہ سکتے ہین یہ رحمت اس قادر مطلق کی ہی کہ ایسی سخت بلا
کو اس امت کے گنہگارون کے سر سے اُسنے دفع کی اور واضح ہو کہ لغت عرب مین اس جگہ گیند شعلہ
آتشین کو بھی نجوم وکواکب کہتے ہین جو شیاطین کو مارا جاتا ہی اور ہندی اسکی تارے ہین ورنہ یہ شعلہ
فی نفسہ اصل کوکب و نجم نہین ہی کہ آسمان سے ٹوٹکے آتا ہو اگر ایسا ہو تو کل نظام فلکی برہم ہو جائے پس
جسطرح اسنے اپنے بندون کے ایمان کی حفاظت بذریعہ رجم دست مکاری شیاطین سے کی ہے
ایسا ہی انتظام انکی جانونکی حفاظت کیواسطے ان دشمنان جانی سے بماموری ملائکہ اسنے کیا ہے۔

بیان ماموری ملائکہ کی بہ حفاظت ہر فرد و بشر کے شیاطین جنہ

سے منقول از تفسیر عزیزی و تفسیر حسینی و زاد المسیر

منکر حکم خدا و دشمن دین پر لعنت		بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

فرماتا ہی حافظ حقیقی اپنے کلام پاک مین بسورہ انعام وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۔ اور وہی ہے غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر تمھارے نگہبان یہان تک کہ جب آتی ہی تم مین سے ایک کو موت قبض کرتے ہین اسکو بھیجے ہوے ہمارے اور وہ نہین کمی کرتے یعنی یہ ملائکہ با مورہ حفاظت محافظ و نگہبان رہتے ہین ہر قسم کے شیاطین سے جو جانی دشمن انسان کے ہین اور بچاتے ہین اسکو ہر آفت و صدمہ سے جبتک کہ وقت معینہ اسکی موت کا نہ آوے اور جسوقت اس کی مشیت مقتضی بندیکی موت کی ہوئی اسوقت وہ ملائکہ محافظ اس کی علٰحدہ ہوجاتے ہین اور اسکو سپرد قابضان ارواح کردیتے ہین اور وہ پھر قبض روح مین کمی نہین کرتے دوسری جگہ سورۂ رعد مین فرماتا ہی لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ یعنے واسطے اسکے چوکیدار ہین آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے حفاظت کرتے ہین اسکی حکم خدا سے مطلب اسکا یہ ہی کہ وہ ملائکہ محافظ چارون طرف آدمی کے گھیرے رہتے ہین تاکہ کوئی شیطان انکو مار نہ ڈالے یا اڑا نہ لیجاوے ۔ تفسیر زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اگر پروردگار جہان آفرین ملائکہ حفاظت ہر فرد انسان کے واسطے مامور نہ کرتا تو مقرر وہ روے زمین سے اٹھا لیجاتے انکو تیسری جگہ ارشاد کرتا ہی سورۂ طارق إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ یعنی نہین ہی کوئی جان چھوٹی خواہ بڑی نیک خواہ بد ایسی کہ اسپر ایک نگہبان اللہ جل شانہ کی طرفسے فرشتہ نہ مامور کیا گیا ہو کہ وہ اوسکو سختی اور صدمہ و آفات سے ہلاک نہونے دے اور بچاتا رہے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر مین ارقام فرماتی ہین کہ وہ فرشتہ داروغہ ہے محافظت ہر جان ہر انسان کا اور وہ ایک فرشتہ ہی لشکر حضرت اسرافیل کا اخیر کام اسکا یہ ہی کہ بعد مرگ انسان کے اسکی جان درمیان دو نفخون صور کے داخل کردیگا علاوہ اسکے ہر ایک فرد بشر کے اور خدمات و کامون کے اوپر صدہا ملائکہ مامور ہین کہ نوبت بہ نوبت وہ ملائکہ اس آدمی کے چوکی پہرے پر علٰحدہ علٰحدہ رات اور دن کے مقرر ہین جبتک کہ تقدیر الٰہی انکی تکلیف یا موت کی مقتضی نہو

اور جب مشیت الٰہی ہوتی ہے تب وہ علیحدہ ہو جاتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی دکل بالمؤمنین مائة وستون ملکا یذبون عنه ما یذب عن قصعة العسل الذباب ولو وکل العبد الی نفسه طرفة عین لاختطفه الشیاطین عضوا عضوا یعنی مقرر کیے گیے ہین ہر مسلمان پر ایکسو ساٹھ فرشتے کہ ہانکتے ہین آدمی کے اوپر سے شیطانون کو جیسے شہد کے بھرے پیالے سے مکھیون کو اور اگر ایک آدمی کو دوسرا آدمی کے بھروسے پر چھوڑ دین ایک پلک مارنے کی مدت بھر تو شیاطین اسکی بوٹی بوٹی نوچ لیجاوین اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ بہ نسبت عام جنس بشر کے مسلمانون کے دشمن بہت شیاطین ہین کیونکہ نور ایمان سے شیاطین عداوت قلبی رکھتے ہین لہذا اہل اسلام کے ہر متنفس پر ایکسو ساٹھ ملک صرف پہرہ چوکی کیواسطے شیاطین سے بچانیکے لیے حافظ حقیقی نے مامور کیے ہین باقی اور کارہای متعلقہ انسان پر علاوہ انکے اور ملک ہمراہ آدمی کے رہتے ہین مثلاً چار کراماً کاتبین دو دن کیواسطے اور دو شب کیواسطے یا دہ ملائکہ جو ہر حرف وہر لفظ متکلمہ انسان کے شمار کتابت کیواسطے مقرر ہین جیساکہ سورہ قاف مین حق جل وعلانے خبردی ہو ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید یعنی نہین بولتا کچھ بات مگر نزدیک اسکے ہین نگہبان تیار بیٹھے لکھنے کو جو کہ وہ منھ سے کلام بولے۔

بیان اسکا کہ شیاطین بالطبع ہر قسم کی روشنی سے بھاگتے ہین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	اے منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین افادہ فرماتے ہین کہ خلقت شیاطین چونکہ ظلمت و دخانیہ یعنی سیاہی اور تاریکی سی ہی لہذا یہ بدمین بالطبع ظلمت پسند اور روشنی سے بھاگتے ہین پس آسمان کہ باجرام کواکب و قمر منور ہی اس سی جمہور شیاطین مخالفت طبعی رکھتے ہین اور یہ امر بھی تجربہ کیا ہوا ہی کہ اکثر غلبہ انکا اندھیری مکانین ہوتا ہی اور جس مکانین چراغ اور شمع جلتی ہین وہان کم دخل انکا ہوتا ہی ضرورۃً وہان جاتے ہین مگر رہتے نہین ہین

بیان توالد و تناسل شیاطین ملاعنہ

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ شیاطین ملاعنہ کا توالد و تناسل دو طور پر ہوتا ہے۔ اول تو ہمزاد جو فروعات
نفس امارہ سے ہے ہر فرد بشر کے ساتھ خلق کیا جاتا ہے اور ہر رگ و پے و گوشت و پوست
قالب انسان میں سمایا ہے اور اپنی شیطنت میں نہایت سرگرمی سے مصروف بکار رہتے ہیں
جسقدر بنی نوع انسان از عہد آدم علیہ السلام تا نفخ صور خلق ہوئے یا ہونگے انھیں کے ہمعدد
شیاطین بھی سمجھنا چاہیے۔ دوم اولاد ابلیس ملعون ابدی الحیات کہ اسکی ذریات مثل انسان کے
صلب پدر و رحم مادر سے بوضع حمل متولد ہوتی ہے غور کرنا چاہیے کہ ایک فرد انسان سے جسکی ہمگی عمر ایک
ہی صدی کے اندر ہوتی ہے نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً اوسکی اولاد ذکور و اناث کی شاخیں پھیلکر
ایک ہی یا دو صدی میں سیکڑوں و ہزارہا اعقاب و احفاد اسکے موجود ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ عزازیل ملعون
کہ موبد بحیات دائمی ہے اسکی صلبی و اضافی اولاد جو آجتک محیط عالم ہیں اور انسے آئندہ تا نفخ صور
جسقدر باعداد نامتناہی وجود میں آوینگی انکی تعداد لاتعد و لاتحصٰی بجز دانائے غیب کے اور
کون جان سکتا ہے۔ سوم جنہ و دیوان کہ انکی اقسام شیاطین کی صراحت اوپر گذر گئی ہے اور
وہ گروہ بنی نوع انسان سے صدچند زیادہ ہیں ان کے اعقاب و اولاد جو متواتر و مسلسل کل
افراد جنس انکی سے بعالم وجود آتے ہیں یا آوینگے اگرچہ عمریں انکی مثل عزازیل ابدی نہیں ہیں مگر
بمقابلہ اعمار بنی نوع انسان اسکو ابدی سمجھنا چاہیے کیونکہ ایک ایک شخص نے اس قوم
سے مع اپنے گروہ ہمعصر کے تا مدت یک دورہ ثوابت یعنی مدت چھتیس ہزار سالہ سلطنت
کی ہے اور پھر اپنے معمولی طریقہ موت سے نہیں مرے بلکہ غضب الٰہی میں گرفتار ہو کر خواہ از
دست ملائکہ مقتول کیے گئے یا کسی اور عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر یکدفعہ واحدہ نیست و نابود
کر دیے گئے انکے غیر محدود و کثیر الاعداد ہونیکا کیا حساب ہے اور کیا ضبط تحریر میں آسکتا ہے اگر
غور کیا جاے تو اندازہ انکا فہم بشر سے باہر معلوم ہوتا ہے بہرحال انسان ضعیف البنیان کا انکی
کثرت کے مقابلہ میں ایک دانہ خرمن ہے اور انکی قوت کے مقابلہ میں ایک ذرہ بمقابلہ کوہ ایک
قطرہ پیش دریا ہیں کیا حقیقت رکھتے ہیں جو ایسے کثیر و قوی دشمنوں کی ہاتھ سے جو غارتگر دین
و ایمان و برہمزن شیرازہ جمعیت جسم و جان ہیں برو عہدہ برآمد ہو سکیں بجز حمایت حافظ حقیقی کو

جو ہر فرد بشر کے واسطے بذریعہ ملائکہ محافظین جنکا ذکر اوپر ہو چکا مخصوص ہے۔ شعر

تو کریم مطلق و من گدا چہ کنم بلطف نخوانیم	در دیگری بہ نما بما بکجا روم چو براسیم

ذ۔ نافرمانی ثانی ابلیس ملعون

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت۔

صاحب معارج النبوۃ لکھتے ہین کہ ابلیس پر تلبیس نے نافرمانی اول تو یہ کی کہ سجدہ حضرت آدم ؑ سے انکار کر کے راندہ درگاہ ہوا اور نافرمانی ثانی جو اس شقی ازلی نے کی اس کا یہ واقعہ ہی کہ بعد طوفان نوح علیہ السلام جبکہ بعد سبکی دراز گوش کے سوار ہونے کی نوبت کشتی مین آئی اُسنے اگلے دونون پیر کشتی پر رکھکر جیسے ہی قصد کشتی پر چڑھنے کا کیا کہ شیطان روسیاہ نے اسکی دُم پیچھے سے پکڑ لی ہر چند زور کر کے وہ کوشش کرتا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام بھی اصرار و تقاضا کرتے تھے مگر وہ غریب اس بددین کی عدم عقب گذاری سے سوار نہین ہو سکتا تھا آخر کار حضرت نوح ؑ نے تنگ آکر آواز شدید ماری اور فرمایا کہ اُدخل وَاِن کَانَ مَعَکَ الشَّیطَان یعنی داخل ہو تو کشتی مین اگرچہ ساتھ تیرے شیطان بھی ہو۔ یہ کلمہ غصہ مین اس قسم کا حضرت نوح نے فرمایا جیسے غصہ مین آدمی کہتا ہو کیا تجھے شیطان پکڑے ہی جو سوار نہین ہوتا۔ یا کیا شیطان تو ہو گیا یا تیرے ساتھ شیطان ہی جو ایسی عجلت و اضطراب کی حالت مین یہ حماقت و دیر کرتا ہی اور گدھا تو وہ تھا ہی بہر حال معًا اس ارشاد نوح علیہ السلام کے وہ خر سوار کشتی ہوا چونکہ اخیر سوارون سے وہی تھا لہذا بعد اسکے حضرت نوح ؑ نے جائزہ اہل کشتی کا لیا دیکھا کہ ایک گوشہ کشتی مین شیطان مغوی بھی سر جھکائے بیٹھا ہی حضرت نوح ؑ نے دیکھکر تعجب سے پوچھا کہ ای ملعون تو کس کی اجازت سے یہان آیا اس نابکار نے جواب دیا کہ تمھارے حکم سے نوح علیہ السلام نے کہا ای ملعون مین تو تیرے آنے کی اطلاع بھی نہین رکھتا اگر مین آگاہ ہوتا تو کب تجھکو آنے دیتا شیطان نے کہا تمنے نہین کہا تھا دراز گوش سے کہ اُدخل وَاِن کَانَ مَعَکَ الشَّیطَانُ مین اُس گدھے کی دم پکڑے تھا اور اسکو کشتی پر سوار ہونیسے روکے تھا جب تمنے اس سے یہ کہا کہ اگر تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تو چلا آ مین بھی اُسکے ساتھ چلا آیا

حضرت نوحؑ بہت خفا ہوئے اور کہا نکل ای مکار اسنے کہا ای نوحؑ اب مین تمھارے نکالی نہین نکل سکتا
اور تمکو میری مصاحبت اور معیت سے اب کوئی چارہ نہین ہی یہ بحث ہو رہی تھی کہ وحی آلہی نازل ہوئی
کہ ای نوحؑ اسکو کشتی سے نہ نکالو اسکے ضمن مین ہماری بہت حکمتین مخفی ہین جنکو تم نہین جانتے
ہو پس بہ تعمیل حکم احکم الحاکمین حضرت نوحؑ دم بخود ساکت ہوگئے جب شب و روز کی یکجائی ہوئی
تب حضرت نوحؑ نے زبان معذرت بحضرت باری و بموعظت و پند اس شقی ناری کے کھولی کہ
ای ملعون تو ایسا عالم علوم علویات و ماہر رازہاے خالق کائنات ہو کر ایسی غلطی فاش کر
کہ حکم مالک الملک کی نافرمانی کرکے اساس ایمان کو اپنی ضمیر نخوت تخمیر سے باہر کری اور اپنے کو مردود
ابدی بناکے اضلال و اغوائے بنی آدمؑ مین مشغول ہو جسکا کوئی فائدہ تجھکو نہ ملیگا یہ کیا حرکت
ناشایستہ تو نے کی ابلیس نے کہا کہ اے نوحؑ جو ہونا تھا ہو چکا واقعہ گذشتہ لاعلاج ہوتا ہے
اس پر بحث بیکار ہے اب اسکی تلافی جو کچھ تمھارے امکان مین ہو بتاؤ کہ اسپر مین عمل کرون حضرت
نوحؑ نے فرمایا ای ملعون در توبہ باز ہی رب غفور بے نیاز ہی جناب احدیت مین التماس عفو قصور کر
ارحم الراحمین شاید بہ اجابت مقرون کرے اسنے کہا مجھے قبول التجا اپنی کی امید نہین ہے بہ جرأت
عرض مدعا ہو نہی مہربان آپ اگر میری سفارش کیجیے تو شاید کچھ اثر پذیر مفید ہو حضرت نوحؑ
یہ سوچے لئے کہ اس مردود کی خطا معاف ہو جاوے خلق خدا ابد اسکے مکر و اضرار سے مصئون
و امین ہو جاوے پس بڑی الحاح و زاری سے جناب اقدس غفار الذنوب مین اسکی عفو تقصیر
چاہی حکم ہوا ای نوحؑ تمھاری التجا قبول ہے تابوت آدمؑ تمھاری کشتی مین موجود ہے اس ابلیس
سے کہو کہ اسکو سجدہ بہ تلافی مافات کرلے ہم خطای اول اسکی معاف کر دینگے حضرت نوحؑ مارے خوشی سے
پھولے نہین سماتے تھے حمد و سپاس ایزدی بجا لائے اور بکمال مسرت انبساط یہ مژدہ تازہ یعنی حکم حضرت
الوہیت اسکو پہونچایا اس شقی ازلی محروم الرحمۃ نے سنکر کہا ای نوحؑ جب آدمؑ کو خدا نے خلق کرکے
تخت خلافت پر بٹھایا تاج تقرب و اختصاص انکے سر پر رکھکر مسجود ملائک کیا تب تو مینے
انکے آگے سر نہ جھکایا اب اس جسد مردہ مشت خاک کو کہ جماد ات سے ہی سجدہ کرکے یہ ننگ مین
گوارا کرونگا حضرت نوحؑ نے ہر چند سمجھایا کہ او بد نصیب پھر ایسا موقع نہ پاویگا مگر اسنے نہ مانا
تب حضرت نوحؑ کو غصہ ہوگیا اور سمجھ گئے کہ دروازہ توبہ کا ہی اس ملعون پر بند ہوگیا ہے

ذکر مرگ ناگہانی ابلیس مردود علیہ لعن الملک الودود [illegible] اصحاب الاخدود

بھیج اے رب میرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

چونکہ وقائع ضرر و اضرار و سوانح اغوا و استکبار ابلیس ملعون دغا شعار سنکر قلوب بنی آدم ناشاد
و متالم ہوئے ہونگے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت مرگ ناگہانی اس موذی خلائق کی
لکھکر خاطر احباب ہمدردی قومی مسرور کروں کلفت کا حصہ اس مژدہ تازہ مسرت بے اندازہ سے
دور کروں اگرچہ [illegible] بوقت وقوع صور ہے تاہم [illegible] اس مردود کو بھی
آخرش یہ مرحلہ پیش ہے ذکر [illegible] اس [illegible] لکھا ہے کہ بعد نفخہ ثانیہ صعق
کے جب کوئی مخلوق فنا ہونے سے باقی نہ رہیگی بجز چند ملائکہ مقرب [illegible] اس وقت
حکم قہاری و جباری قادر توانا بصد غیظ و غضب پیشگاہ عزت و جلال سے صادر ہوگا کہ
اے ملک الموت جسقدر میری کل مخلوق اولین و آخرین ہے اسیقدر تیرے معاون و مددگار آلات
قہر و غضب سے مہیا و تیار تیری ہمراہ [illegible] کے واسطے [illegible] خلق کیے ہیں اور [illegible] طبقات زمین
و آسمان کی قوت تجھکو درگاہ علم ازلی سے عطا کی گئی ہے اب آج تو [illegible] پاس
ہائے غضب و قہرمانی آتش فشان و سوزانی ہمراہ لے اور [illegible] ہاتھ
میں لے اور وہ صورت [illegible] غضب [illegible] اگر آسمان و زمین [illegible] ہو جاویں
اور ستر ہزار شعلہ ہائے جوالہ نار جہنم یا زنجیرہائے گران بار آتش فشان لیکر [illegible] کے
یکا اور وہ قوت عظیم جو آج تجکو عطا کی گئی ہے پوری صرف کرکے ابلیس ملعون کو چنگل موت میں لے
اور اس شقی مرتد ازلی کو ذائقہ تلخ مرگ چکھا اور جسقدر سختی موت کل مخلوق جن و انس پر ہوئی ہے
یہ قوت غضب کی [illegible] چہار چند سختی و شدت اس ملعون کی [illegible] ذات پر آج کر [illegible]
شکن [illegible] اسکے جسم [illegible] کھینچ [illegible] چنانچہ حضرت عزرائیل [illegible] قہر و غضب [illegible] پانے
اس حکم [illegible] آسمان و
زمین کی مخلوق ایک [illegible]
[illegible] کہ اس ملعون [illegible] اور شدید [illegible]

سنتے ہی ہول کھا کر وہ مردود بیہوش ہو کر گر پڑیگا اور ایسی خرخراہٹ کی آواز اسکے گلوے بد مین سے نکلے گی کہ اگر کل آسمان و زمین کے مخلوق وہ آواز منحوس سنے تو بیہوش ہو جاوے تب تب ملک الموت کہین گے کہ اے خبیث تا کہ موت پر غضب کا مزہ تجکو چکھاؤن بہت مہلت و عمر مستند اطل غواہ تو نے پائی اور تمام بندگان خدا کو تو نے خراب کیا اے ملعون آج وہ دن و عدے قادر مطلق کا جسنے مجکو تیرے جسم و جسل کرنے پر مامور کیا ہے یہ سنتے ہی وہ ملعون اٹھکر پورب کی سمت بھاگیگا ملک الموت معا وہان پونہچ جاوینگے تب مغرب کی جانب بھاگے گا وہان بھی عقب گذاری فرشتہ موت اسکے ہونگی آخر دربھاگتے بھاگتے آدم علیہ السلام کی قبر شریف پر جاکے ٹھہریگا اور چیخ مارکر کہیگا کہ اے آدم مین تمھارے سبب سے رانده درگاه و ملعون و جہیم ہوا اب مین کہان جاؤن ملک الموت وہان بھی پہونچ جاوینگے اور اپنی اس قوت خداداد سے بیچ اجل مین اسکو گرفتار کرکے آتش قہر غضب الہی مین گھیر لینگے اور عذاب الیم سخت جباری کا پیالہ اسکو پلا دینگے اسکے پیچھے وہ بھی ہلاک ہو لیٹیگا پھر عزرائیل علیہ السلام دہکتی ہوئی کیلون سے اسکا تن چھیدینگے اسکے ... دینگے اور کل ہمراہی حضرت عزرائیل کے نیزہ ہاے آتشین ... اسکو پارہ پارہ ... کر دینگے اور روح مجروح اسکی کھینچکر اجل جہنم کر دینگے اور ... اسکو پہنا دینگے۔ شعر

لٹا دیگی مسافت میری	اے ہوگی آج کی منزل مین مسافت میری

اعتراض

اگر کوئی شخص شبہ کرے کہ شیاطین ... آگ سے خلق کیے گئے مین اور عذاب جہنم بھی آگ ہی کا ہے پس آگ کو آگ ... تکلیف پہونچا سکتی ہے کیونکہ ایک جنس ہے۔

جواب

اول جواب یہ ہے کہ ہر جنس مین نوعی اور ہر نوع مین صنفی فرق ضرور ہوتا ہے قوت و استعداد مین مثلاً حجریات سب ایک جنس ہیں مگر ہیرا سب سے سخت تر ہے دیگر پتھرون کو تراشتا ہے یا لوہا کہ آلات آہنی سے کاٹا اور چھانٹا جاتا ہے پس ہر جنس مین جو نوع قوی و سخت تر ہے اپنے سے ضعیف و نرم جنس اپنی کے پامال کرنیکو کافی ہے اسیطرح ... ایک دوسری کے قوی و شدید

پیدا کیا ہے علی الخصوص آتش جہنم کہ جسکی قوت احراقیہ و شدت حرارت سے خدا محفوظ رکھے وہ کل اپنی جنس
و غیر جنس کو جلا کے خاک و سیاہ کر دیگی جواب دوم یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے عذاب جہنم علاوہ آگ کی طرف سے
بھی بنایا ہے جو آگ کے مغائر النوع ہے ممکن ہے کہ قوم آتشین اس عذاب سے مخلد و مؤبد کیے جائیں شعر

زنہار از قرین بد زنہار		وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

چند روایات مختلف متعلق بہ بیان عزازیل ملعون ایجاد جریمہ قتل و مذہب آتش پرستی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت		منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

منقول ہے کہ حضرت جدہ ماجدہ حوا علیہا السلام سے ہر حمل مین ایک پسر و ایک دختر توام پیدا ہوتے
تھے اور یہی دونون جب حد بلوغ کو پہونچتے تھے ایک دوسرے سے منعقد کیے جاتے تھے چنانچہ حمل اولین مین قابیل
پسر و اقلیما دختر و حمل دومی مین ہابیل پسر و لبودا دختر وجود مین آیے جب وہ بالغ ہوے حکم قادر مطلق آدم حضرت
کو پہونچا کہ لے آدم اقلیما توام قابیل کو ساتھ ہابیل کے اور لبودا توام ہابیل کو ساتھ قابیل کے سلسلہ
ازدواج مین لا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان واجب الاذعان ملک علام جب یہ قصد کیا
قابیل نے نہین مانا بسبب اسکے کہ اقلیما بہت حسین و عاقلہ تھین اور حضرت آدم ع سے کہا کہ اے پدر
یہ حق تلفی کس وجہ سے میرے حق مین تمنے روا رکھی کہ میرے توام کو دوسرے کے نکاح مین دیتے ہو بجز اسکے
کہ ہابیل کو مجھسے زیادہ چاہتے ہو اور کیا خیال ہو سکتا ہے تب حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اے فرزند
یہ تجویز بحکم خالق کائنات مینے کی ہے نہ بالطبع و بافراط محبت ہابیل کے پس متابعت حکم الٰہی ہر بندہ پر فرض ہے
قابیل نے راہ عناد و لجاج اختیار کی اور نصیحت حضرت آدم علیہ السلام کچھ اُسے سودمند نہ ہوئی
آخرش تصفیہ اس قضیہ کا حضرت آدم نے بروے قربانی تجویز فرمایا وہ دونون بیٹون نے قبول کیا اس عہد
مین یہ قاعدہ تھا کہ متخاصمین اپنی اپنی قربانی قلہ کوہ پر رکھتے تھے اور نار بیضا یعنی ایک شعلہ آتشین
آسمان سے آتا تھا جسکی قربانی سے مس کرکے اسکو جلا کر فنا کر دیتا وہ ہدیہ قربانی مقبول اور صاحب
قربانی مدعی بحق سمجھا جاتا تھا اور جسکی قربانی کے قریب وہ شعلہ نہ جاتا اور اعراض اس سے کرتا وہ قربانی
مردود ہوتی اور صاحب قربانی مدعی باطل و ناحق کوش خیال کیا جاتا ۔ القصہ ہابیل کہ صاحب
اغنام تھے ایک گوسفند فربہ اور قابیل کہ زراعت پیشہ تھے گندم لائے اور دونون بھائیون نے
اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھی اور حضرت آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ وہ شعلہ حکم المتخاصمین کھینچا جائے

چنانچہ وہ شعلہ آیا اور قربانی ہابیل کو استخام کرکے فنا کر گیا اور قربانی قابیل سے اعراض محض کرکے اسپر کچھ
تصرف نہین کیا پس مادہ فاسد حقد و حسد کا کانون سینہ قابیل مین مشتعل ہوا اس درمیان مین حضرت
آدم علیہ السلام واسطے طواف بیت اللہ شریف کے تشریف لے گیے اور ہابیل اپنے مویشی چرانے کو پہاڑ پر
گیے وہان ایک پتھر پر لیٹ کر سو گئے کہ اسی اثنا مین ابلیس نابکار بہیئت انسان قابیل کے پاس
آیا اور کہا کہ ہابیل پہاڑ پر بنوم غافل سو رہا ہے اس سے بہتر موقع پھر تجکو اپنے دشمن کو نابود کرنیکا نہ ملیگا چنانچہ
قابیل کو خوابگاہ ہابیل تک لیگیا اور تعلیم کیا کہ یہ سنگ گران جو متصل ہابیل کے پڑا ہے اٹھا کر اسکے سر پر
مار قابیل نے ایسا ہی کیا اسکے صدمے سے ہابیل نے شربت شہادت نوش کیا یہ اول قتل ہے جو روے زمین پر
اولاد آدم سے واقع ہوا بعد اسکے قابیل بھاگ کر سرزمین یمن مین جا رہا - ابلیس ملعون وہان بھی
بصورت ایک زاہد کے گیا اور قابیل سے کہا کہ ہابیل مخفی طور سے آگ کی پرستش کرتا تھا اسیوجہ سے
نار بیضا نے اسکی قربانی قبول کی اور تیری قربانی سے اعراض کیا اگر تو اب بھی بہ تلافی مافات اسکی
شرائط عبادت بجالاے تو وہ تیری مسخر ہوجاوے چنانچہ قابیل گمراہ نے متابعت شیطان رجیم کرکے
آتشکدہ بنوایا اور آگ کی پرستش شروع کی اور اسکی اولاد نے بوضع مزامیر و طنابیر و شرب خمر و
ارتکاب زنا و فواحش اقدام کرکے باپ سے بھی ترقی کی یہ بناے آتش پرستی ہے اور بعض روایات
مین وارد ہے کہ ابتداے آتش پرستی عہد حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے جاری ہوئی یعنی جب نمرود
مردود نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا اور وہ بحکم رب جلیل جلنے سے محفوظ رہے تب ابلیس لعین
نے یہ شہرت دی کہ ابراہیم ہمیشہ آگ کی پرستش پوشیدہ کیا کرتے تھے اسوجہ سے اسنے انکو نہین جلایا
یہ قول باطل اسکا گوش زد جمہور انام ہوا اور عام خلوق نے اسکے قول کی متابعت کرکے آتش پرستی
شروع کی اور بعض روایات مورخین مین [illegible] لکھا ہے کہ مذہب آتش پرستی کی یہ بنا ہے کہ زردشت
نے [illegible] سلطنت گشتاسپ دعوی نبوت [illegible] اور [illegible] یہ کتاب
آسمانی ہے [illegible] آتش کے رواج دیا [illegible] اسکے احکام
[illegible] وہ زندیق سے نامزد [illegible] متابعانی ہونیکا اعتقاد
رکھتے مین اور [illegible] پر قایم ہین اور [illegible]
لکھا جاتا ہے - زردشت [illegible]

متقدمین مثل فاضل شہروزی - وعلامہ شیرازی - وعلامہ دوّانی - ومیر صدرالدین وچند دیگر
علماے اسلام اسکو حکیم کامل جانتے ہین واللہ اعلم بالصواب

ایجاد مذہب بت پرستی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت — حاکم خدا دشمن دین پر لعنت

لکھا ہی کہ قبل حضرت ادریس علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر جانے - جب وہ روے زمین پر تھے ایک شخص دوست صادق حضرت کا تھا کہ وہ ہمیشہ مجلس نبوت پناہی مین حاضر رہتا تھا جب حضرت ادریس آسمان پر جاکر اقامت گزین ہوے وہ دوست انکا انکے فراق مین رویا کرتا تھا ایکروز ابلیس ملعون اُس سے ملا اور کہا ای نادان توکیون رو روکر ناحق اپنی جان دیتا ہی اگر ادریس کے فراق مین تیرا یہ حال ہی تواس تیرے درد کی دارو شفا بخش میرے پاس ہے جس سے یہ جزع وفزع تیری سب مبدل براحت وتسکین خاطر حزین ہوجاویگی وہ یہ ہی کہ مین تمثال یعنے شبیہ ادریس ایسی تجھے بنادون کہ بالکل مطابق اصل سرمو مخالف نہواسے تو اپنے پاس رکھ اور اُس سے اپنا دل بہلا جب یاد ادریس تجھے رنج واندوہ مین لاوے اسکی زیارت کیا کر اور مثل ادریس کے اسکی تعظیم وتکریم بجالایا کر دست بستہ ادریس اُسے سمجھکے اُس سے باادب باتین کیا کر اور اپنی عرض حاجات التماس مین لایا کر تیرے دل کی تسکین بھی اس سے ہوا کریگی اور تیرے خلوص عقیدت دیکھکر خداوند عالم بھی تیرا مددگار ہوگا اس تقریر پر تلبیس کے فریب مین آکر اسنے اجازت دی ابلیس مردود نے ایک خوبصورت شبیہ پتھر کی تیار کر کے حوالہ اس شکار دام تزویر کے کی اس مرد نیک عقیدت نے اُس تصویر کو دیکھتے ہی بفرط ولولہ وشوق خوب چوما چاٹا اور بہت حفاظت واحتیاط سے اپنے مکان پر رکھا اور ہر صبح ومسا اسکی زیارت کرتا اور آنکھون سے لگاتا اتفاقاً وہ شخص بمرگ مفاجات راہی ملک بقا ہوا لوگ اسکے مکان مین جب گیے تو ایک صنم خوشنما پیکر اسکے پہلو مین رکھا پایا لوگ سخت متعجب ہوے کہ کیا عجیب چیز ہی کہ ابلیس شقی بشکل معتبر وہان جا موجود ہوا اور متحیران حسرت زدہ سے کہا کہ کچھ آپ لوگ اسکا تعجب نکرین ادریس پیغمبر خدا ے آسمان کے پاس گیا ہی یہ ودیعت عطا ے انکی ہی متوفی دوست کو سپرد کر گیا کہ وہ اسکی قدر و منزلت جانتا تھا اور تم سب انھین جانو کہ کل حصول مراد ومقاصد داجابت دعا اسی سے ہے [illegible]

کی پرستش کی بدولت ان دونون کو حاصل تھی تم سب ناواقف ادریسؑ کی توسل کے محتاج رہے اگر تم سب بطور خود مثل ادریسؑ اسکی پرستش کرتے تو بلا واسطہ ادریس ان ہی مراتب پر فائز ہوجاتے اور اسیوجہ سے ادریسؑ نے یہ راز تم لوگون سی مخفی رکھاکہ تم سب آزاد اور طاعت ہمجنس سے بے احتیاج ہوجاتے یہ تقریر پُرافسون اس ملعون کی تمامی مخلوق پر ایسی اثر کرگئی کہ ہر شخص نے ایک ایک بت اُسی ہیئت کا تراش کے اپنے اپنے گھرون مین رکھا اور اسکی پرستش کرنے لگے اور چندہی عرصہ مین یہ آفت ایسی عالمگیر ہوگئی کہ کل مخلوق بت پرستی کرنے لگی اور یہ رسم قبیحہ تا بدایت اسلام جاری رہی آور یہ بھی روایت ہی کہ طوفان نوحؑ مین یہ اصنام ضایع ہوگیے تھے مگر بعد رفع طوفان ابلیس لعین نے وہ بت یکجا کرکے قبیلہ ہاے مختلفہ وگروہ ہاے ناقص العقیدۃ مین حسب صراحت ذیل تقسیم کردیے بت وَدّ کو جو الہٰی کلب کیا بت سواع کو سپرد قبیلۂ ہذیل کیا بت اور یغوث کو تفویض قبیلۂ مذحج کیا بت یعوق کو بہ قبیلہ قضاعہ کیا بت نسر کو پیش کش قبیلۂ حمیر کیا - قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِھَتَکُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا اور وجہ تسمیہ ان اصنام کی یہ ہے کہ بعد صعود حضرت ادریسؑ بہ آسمان ایک گروہ صلحاے مستجاب الدعوات کا روے زمین پر تھا جن کے نام یہ ہین

ودّ سواع اودیغوث یعوق نسر

جب ان مین سے کوئی شخص بقضاے الٰہی فوت ہوتا متعلقین اُسکے ایک شبیہ اس کی سنگ وآہن وغیرہ سے بنواکے واسطے تسکین خاطر اپنی کے گھرون مین رکھتے تھے جب ایک زمانہ ممتد گزر گیا تب ابلیس مردود نے انکے عواقب سے جو موجود تھے کہا کہ یہ صنام تمھارے خدا ہین تمھارے آبا واجداد ان ہی کی پرستش کرتے تھے چنانچہ وہ سب اس ملعون کے فریب مین آکر بت پوجنے لگے اور جس شخص کی شبیہ کا بت تراشا گیا تھا اُسی متوفی کا نام پا نام اس شبیہ کے کیا گیا اور بعد طوفان نوح علیہ السلام کے ان ہی اصنام کو ابلیس نے قبیلہ ہاے مصرحۂ بالا مین تقسیم کیا اور ہر ایک بت کا نام قدیم بتا دیا

خاتمہ کتاب

خدایا بسوی تو رو کرده ام / بانعام عامم تو خو کرده ام
دران دم که از ما نشان هم نبود / در جود و فضل تو بر ما کشود
نه جان را به تن بود این اختصاص / که ما با تو بودیم در بزم خاص
تو دانی که گر اختیارم بدی / بدان نیستی افتخارم بدی
ولی چون تو خواندی ازان آمدم / ز گلشن سوی خاکدان آمدم
مرا اندرین ظلمت آباد تن / که زندان جانست و جای محن
با آلا و نعمای خود داشتی / چو نوری درون انداختی
با یمان و عرفان و علم و عمل / مشید شد ارکان قصر امل
هزاران فیوض از ازل تا ابد / تو کردی بنام منش نامزد
گدایم ولیکن ز احسان تو / زدم کوس شاهی در ایوان تو
ولیکن من از بیوفائی خویش / مکافات نیکی بدی برده پیش
خدایا ز لطف تو شرمنده ام / تو با آنکه سلطان من بنده ام
تو آن میکنی و من این میکنم / از انت هزار آفرین میکنم
که من هر زمان صد جفا برده پیش / تو با هر جفا صد وفا برده پیش
بران عهد و پیمان که من بسته ام / هنوزش نه بسته که بشکسته ام
ترا مهربانی چنین استوار / مرا عهد با تو چنین بیمدار
خدایا گنهگارم و تیره رای / مرا اندرین گمرهی ره نمای
در اول چو با من کرم کردی / کرم بیش ز اندازه ام کردی
در آخر که عمرم بپایان رسد / کند قصد پرواز روح از جسد
دران عرصه مرگ کشتی تنم / چو افتد بگرداب درد و محن
دران دم که گردد یقین رستنم / بهدی زبان از ثنا گفتنم
دران تلخی قبض جان از تنم / تو شهد شهادت بکام افگنم
چو بیرون رود جان پاک از جسد / بخوابان بآسایشم در لحد

چو بستر کنم خاک و بالین زخشت
چو گردد تنم در لحد صد غبار
چو افتد به صحرای محشر گذر
چو روها سیه گردد و نا امید
چو طاعت نه بینی بدیوان من
نکی گفمت قرب پنجاه سال
ازان راه باریک باسوز حرق
پس آنگه بدار السلام در آر
بود هر کسی را بچیزے هوس
ز آلایش مسر قائم چه باک

دران حفرہ بکشا دری از بہشت
بہر ذرہ جرمے زمن درگذار
گناہان ... عفو کن سر بسر
بآب کرم روے من کن سفید
گران کن بتوحید میزان من
موحد نیاید براہ ضلال
سلامت مرا بگذران ہمچو برق
مراد من نامرادم بر آر
تمنای من از تو این ست و بس
که دریانه شد تیره از مشت خاک

قطعہ تاریخ از مؤلف

بحمد الله مرا این کارنامه
بدریای مداوش غوطه دادم
چو پر شد مشت دست من زگوهر
نمودم ابتدا از نظم عالی
لآلی نے بود لخت دل من
دماغ جان معطر از شمیمش
پے تاریخ او جستم چو امداد
بلا تاخیر و بے اوہام و تشویش

بدست آمد زگنج قلب خامه
دُر مکنون بهشت خود نهادم
مرصع گشت هر صفحه زجوهر
با ... سخن سفتم لآلی
گلی بشگفت از آب و گل من
بعالم ... ... شمیمش
فلک گفتا ... سه اعداد
رقم کن نام او تاریخ ابلیس

تاریخ ابلیس
۱۳۱۴ھ

بعد اخراج سه عدد باقی رہے
۱۳۱۱ھ

عه ... ... مهمله ... و سوا ... کرنا ہے

يَا مَنْ لَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ ۔ اِرْحَمْ مَنْ لَيْسَ لَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

رباعی

سوبت آمدم کہ یار وفادار توئی ۔ ہرچہ دارم بتو آرم کہ خریدار توئی
راز دل با دگری غیر گفتن نشود ۔ کہ بخلوت گہ جان محرم اسرار توئی

نثر خاتمۃ الطبع و قطعۂ تاریخ چکیدۂ خامۂ نیاز ختامہ عاجز محمد سعید تاجر کلکتہ

لآلی متلالی تحمید نثار درگاہ رب متعالی متوالی ہیں جسنے انسان ضعیف البنیان کو بدولت علم دین اشرف المخلوقات بنایا اور جنۃ اور تمام کائنات کو اسکا مسخر و تابع حکم فرمایا جلشانہ و اعظم برہانہ اور درود عزیز صلوٰۃ وسلام لاتعد تصدق بارگاہ اسکے رسول مقبول افضل المرسلین خاتم النبیین سید ولد آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھوں نے آفات دینی و دنیوی سے بچایا فلاح دارین کا طریقہ اور راہ بتایا نیز آل اعظام اور اصحاب کرام پر جنھوں نے دین اسلام کو پھیلایا صدہا بلاد کفار کو فتح کیا اما بعد یہ رسالہ جدید قابل دید و شنید لائق پسند چشم و دید موسومہ بتاریخ الابلیس جسمیں احوال جنۃ کا عموماً اور حال تاریخ ابلیس کا از ابتدا تا انتہا خصوصاً مرقوم ہے اور جس سے بالتفصیل حال اسکے مکائد اور فتنون کا مفہوم ہے تالیف لطیف ناثر بے نظیر ناظم خوش تقریر فصیح المقال ملیح الاقوال مکرم و محترم جناب نانا منشی سید سرفراز علی صاحب رئیس اعظم قصبہ فتحپور بسوا سلمہ اللہ تعالیٰ میر منشی دفتر جناب راجہ محمد کاظم حسین خان صاحب بہادر تعلقدار بلہرا ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۲ ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ حسب ایماے حاجی محمد سعید غفر اللہ ذنوبہ کے مطبع مجیبیہ میں واقع کان پور میں مطبوع ہوا۔ خدا یا کر اسے مقبول عالم بحق سید اولاد آدم

قطعۂ تاریخ

چو حمد من بفضل رب بیچون ۔ زہے منظوم کرد این در مکنون
زحال جنۃ و شیطان رقم کرد ۔ کہ از کیدش بود ہر شخص مامون
چو شد مطبوع این تاریخ ابلیس ۔ ازو مسرور شد ہر قلب محزون
شنیدم سال او از روے ہاتف ۔ معاذی اللہ عن ابلیس ملعون

فہرست مضامین کتاب تاریخ الابلیس